عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۲۹

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں
قرآن وحدیث کی روشنی میں

صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کا عبرتناک انجام
ارتدادی اڈے نذر آتش کرنیوالوں کیلئے تاجدارِ ختم نبوتؐ کی
پانچ مرتبہ برکت کی دعا

مقوقس شاہ مصر
جب اس کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گرامی نامہ پہنچا
تو اُس نے چوم لیا

قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں
مرزا طاہر کے بیان کا جواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لعابِ دہن مبارک کی برکت

کسبِ حرام کی مذمت

جنگِ بدر کے عبرت انگیز پہلو

لٹوکا کے چند مرزائیوں کو بدبو اور جھوٹ کی کھجلی ـ افادات : حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

آپ کے مسائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جان سے بھی پیارے ہیں

وحید الرحمٰن عارف؛ کراچی

میں پاک بحریہ کا ملازم ہوں۔ ایک دن گفت و شنید کے دوران میرے محکمانہ افسر مجھ سے فرمانے لگے۔

۱۔ موت وقت مقررہ پر اللہ کی طرف سے آتی ہے انسان زیادہ سے زیادہ موت کا سبب بن سکتا ہے تو ڈرائیور کے ہاتھوں جو موت واقع ہو اس پر ڈرائیور کو سزا دینے کا قانون کیوں بنایا جا رہا ہے۔

ج: یہی سوال اگر قاتل، چور اور ڈاکو کے بارے میں کیا جائے۔ تو آپ کا جواب کیا ہوگا۔ اسی طرح ہر مجرم کے بارے میں سوال کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ دنیا میں انسان چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر اپنے مشن مقصد یا کسی اور غرض سے کبھی دو دگول کے آگے نہیں جاتا۔ جان ہر چیز سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ جب انھیں عرض کیا گیا کہ مومن اپنے ایمان اور قیام دین کے لئے جان تو دے سکتا ہے لیکن اپنے ایمان اور قیام دین کا سودا نہیں کر سکتا تو انھوں نے کہا کہ یہ سچ نہیں ہے۔ اس ضمن میں مثال کے طور پر صحابہ کرام کی مثال پیش کی جانے لگی تو انھوں نے یہ کہا۔

۳۔ وہ جاہل تھے انھیں دنیا جہاں کی خبر نہ تھی۔

علم اور عمل میں اپنی کمزوری کے ساتھ جو کچھ میں کہہ سکا، وہ یقیناً ناکافی اور بے اثر رہا۔ آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اور انھیں راہ راست پر قائل فرمائیے اور ان سے میرے روابط کا تعین بھی فرمائیے۔ آپ کے لئے جزائے خیر کی دعا ہے۔

ج: اس افسر کو قائل کرنے کی ضرورت ہی نہیں بس اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ یہ شخص پاک بحریہ کا افسر بننے کے لائق نہیں جو شخص اپنے مشن کے لئے جان دینا نہیں جانتا وہ نہ صرف یہ کہ فوج کا افسر نہیں بن سکتا بلکہ اس کو انسانوں کی فہرست پر شمار کرنا بھی مشکل ہے۔

جان بلاشبہ قیمتی اور پیاری چیز ہے مگر بعض چیزیں جان سے بھی پیاری ہیں۔ مثلاً عزت و ناموس کی خاطر آدمی اپنی جان پر بھی کھیل جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان کے نزدیک جان سے بھی پیارے ہیں جب تک یہ بات سمجھ میں نہ آئے اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے کا فلسفہ کیسے سمجھ میں آ سکتا ہے۔

بھابھی نامحرم ہے

اشہر سعید عالم عثمانی کراچی

۱۔ اسلام میں بھابھی (چاہے وہ سگے بھائی کی بیوی ہو یا کزن کی بیوی ہو) کے متعلق کیا احکامات ہیں یعنی دیور کے لئے بھابھی کا شمار محرم میں ہوگا یا نامحرم میں؟

ج: بھابھی نامحرم ہے۔

۲۔ شریعت بل کے متعلق لوگ مجھ سے میرا اس بل کے بارے میں موقف پوچھتے ہیں۔ میں انھیں کیا جواب دوں کیونکہ اگر میں مخالفت کروں تو وہ کہیں گے کیسے مسلمان ہو کہ شریعت کے خلاف ہو اور اگر میں حمایت کروں گا تو کہیں گے کہ میں سیاست میں حصہ لے رہا ہوں۔

ج: "شریعت بل" میں قانون شریعت کے نفاذ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے کس مسلمان کو اختلاف ہو سکتا ہے۔

۳۔ حکومت الٰہیہ کا قیام ہر مسلمان پر فرض ہے تاکہ وہ اللہ کی حاکمیت قائم کرے۔ ایک سیاسی جماعت والے مجھے طعنہ دیتے ہیں کہ تبلیغی جماعت حکومت الٰہیہ کے لئے کوشاں نہیں ہے۔ اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں۔؟

ج: حکومت الٰہیہ مسلمانوں کے درمیان قائم ہوتی ہے اور تبلیغی جماعت والے لوگوں کی اصلاح کر کے حکومت الٰہیہ کے لئے ہی زمین ہموار کر رہے ہیں جب تک لوگوں کے اندر سے حکومت الٰہیہ کو قبول کرنے کی آواز نہیں اٹھے گی حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہو سکتی جب کہ ۴۴ سال میں نہیں ہوئی۔

۴۔ میرے کچھ دوست ایک سیاسی جماعت میں شامل ہیں۔ آیا میں ان سے تعلقات رکھوں یا منقطع کر لوں؟

ج: ان کو تبلیغ میں کام کرنے کی دعوت دو اور تعلق رکھو۔

۵۔ مجھے اپنے ایک دوست کے بارے میں شک ہے کہ وہ قادیانی ہے اگر یہ صحیح نکلے تو اس کے ساتھ میں اپنی گہری دوستی ختم کر دوں یا نہیں۔

ج: قادیانی کے ساتھ تعلق رکھنا جائز نہیں۔

۶۔ یہاں کراچی یونیورسٹی میں مخلوط تعلیمی نظام رائج ہے یہ حال ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں آپس میں بے تکلف دوستوں کی طرح رہتے ہیں اور جوڑوں کی شکل میں گھومتے پھرتے ہیں۔ اگر کوئی لڑکا لڑکیوں سے دوستی نہیں کرتا تو اسے جنونی، بیک ورڈ اور بے وقوف کے خطابات سے نوازا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایسے لوگ کیا مسلمان ہیں اور ان کا آخرت میں کیا حشر ہوگا۔ نیز یونیورسٹی میں داخلہ لے کر لڑکیوں کی دوستی سے کس طرح بچا جا سکتا ہے جب ایک کلاس میں دس لڑکے اور پچاس لڑکیاں ہوں۔ کیا لڑکیوں سے بالکل قطع تعلق کر لیا جائے یا نہیں۔

ج: نامحرم سے تعلق رکھنے کے بارے میں شریعت کے احکام واضح ہیں لڑکیوں سے تعلق نہ رکھا جائے اور جو فقرے وہ چست کرتے ہیں یا کرتی ہیں۔ ان کا جواب دعا ہے۔

۷۔ نماز با جماعت کن صورتوں میں چھوڑ سکتے ہیں؟

ج: بغیر عذر کے جماعت کی نماز چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور عذر یہ ہے کہ آدمی مسجد میں نہ پہنچ سکے یا اسے دشواری پیش آئے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

۵ تا ۱۱ ذی القعدہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۰ تا ۲۶ مئی ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۴۹

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ــــــــ ۲
۲۔ نعت رسول مقبول ﷺ ــــــــ ۴
۳۔ قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں (اداریہ) ــــــــ ۵
۴۔ موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داری ــــــــ ۷
۵۔ مقوقس حکمران مصر ــــــــ ۹
۶۔ جنگ بدر کے عبرت انگیز پہلو ــــــــ ۱۱
۷۔ کسب حرام کی مذمت ــــــــ ۱۳
۸۔ صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کا عبرت ناک انجام ــــــــ ۱۵
۹۔ نوعمر بچوں کیلئے کورس ــــــــ ۱۶
۱۰۔ بچوں کی دعا ــــــــ ۲۱
۱۱۔ ارتدادی اڈے ــــــــ ۲۲
۱۲۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحبؒ ــــــــ ۲۳
۱۳۔ تین گناہ جن کی معافی نہ ہوگی ــــــــ ۲۵
۱۴۔ لنکا کے مرزائیوں کو جھوٹ کی کھلی ــــــــ ۲۶
۱۵۔ جنت میں گھر بنائیے ــــــــ ۲۸

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳، نیو ٹاؤن کراچی

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰۔ پاکستان
فون نمبر ۷۷۸۰۳۳۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ
سالانہ ــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــــ ۳ روپے

چندہ
بیرون ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۴۹۳۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

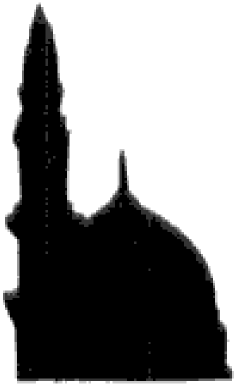

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

خود بخود اُٹھتے ہیں پاؤں برق سی رستوں میں ہے
کیا بتاؤں کس قدر وارفتگی جذبوں میں ہے

بڑھ رہی ہے بے قراری اور میں خاموش ہوں !
احترامِ احمدِ مُرسل ؐ میں سر قدموں میں ہے۔

میں ہوں طیبہ کی طرف محوِ سفر اے دوستو !
ایک مُدت سے یہی منظر مری آنکھوں میں ہے

اِس سے بڑھ کر خوش نصیبی اور کیا ہوگی مری
آپ ؐ کا نامِ گرامی سوچ کی لہروں میں ہے

آگئی ہے آج شاید اُن کی رحمت جوش میں
آج سے پہلے سوا شدت مرے اشکوں میں ہے

سامنے اس کے ذکی جن و ملک ہیں سجدہ ریز !
جو غلامِ مصطفیٰ ؐ ہے آپ ؐ کے پیاروں میں ہے

م۔ت ذکی، منڈی بہاؤالدین

قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں

مرزا طاہر کے بیان کا جواب

جیسا کہ ہم نے گذشتہ شمارہ میں یہ کہا تھا کہ قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے جہاں یہ بکواس کی ہے کہ مکہ اور مدینہ سے اٹھنے والی آوازیں خدا اور اس کے رسول کی آوازیں نہیں وہاں اس نے مکہ اور مدینہ دشمنی میں مرزا قادیانی اور پوری قادیانی جماعت کے دامن سے یہ داغ دھونے کی کوشش بھی کی کہ قادیانی جماعت یہود و نصاریٰ کی ایجنٹ نہیں ہے اور یہ ہماری جماعت پر محض چند مولویوں کا الزام ہے، لیکن "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" مرزا طاہر کے پاس ان کتابوں کا کیا جواب ہے جن میں اس کے دادا مرزا قادیانی نے مبہم انداز میں نہیں بلکہ صاف اور واضح لفظوں میں یہ اقرار کیا ہے کہ وہ انگریز کا ایجنٹ اور خود کاشتہ پودا تھا۔

جس زمانے میں مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا وہ انگریز کا دور تھا اور جہاد آزادی زوروں پر تھی جسے کچلنے کے لئے انگریز اپنی پوری توانائیاں صرف کر رہا تھا۔ اس نے تجوریوں کے منہ ان لوگوں کے لئے کھول دیئے تھے جو انگریز کے کاسہ لیس اور مخبر تھے۔ اس نے جائیدادیں تقسیم کیں اور اپنے مالکوں کو خوشنودی کے تمغے دیئے انہیں میں ایک خاندان مرزا قادیانی (مرزا طاہر کے دادا) کا تھا۔ انگریز کی نظر میں اس خاندان کا کیا مقام تھا۔ مندرجہ ذیل تحریروں سے اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے مرزا طاہر یا کسی قادیانی میں اتنی ہمت اور جرأت نہیں کہ وہ ان تحریروں کا انکار کر سکے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

۱ ـــــ میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام انکو ملی تھیں، مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں گم ہو گئیں مگر تین چٹھیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں، پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔ (کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۷ء)

۲ ـــــ "اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا، پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی۔۔۔۔۔ سو میں اس کی (سرکار انگریزی) مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احسانات قیصرۂ ہند کا ذکر نہ ہو نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔ (نور الحق حصہ اول صفحہ ۲۸)

"میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کو مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں۔" (درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر۔ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج۔۱)

۳ ـــــ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵)

۴ ـــــ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے (آپ نے یہ حوالہ تو ملاحظہ کر ہی لیا کہ مرزا قادیانی نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ میں صفت

کن فیکون کا مالک ہوں، میں نے انسان کو اور زمین و آسمان کو پیدا کیا، اگر مرزا کے ان دعوؤں کو دیکھا جائے تو مرزا کی اس عبارت کا مقصد یہ نکلتا ہے کہ اسلام کے دو حصوں میں سے ایک یہ ہے کہ مرزا کی اطاعت کی جائے) دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔"

گورنمنٹ کی توجہ کے لائق صے ج۔ ۵۔ از مرزا)

مرزا قادیانی نے اپنے اور اپنی جماعت کے بارے میں انگریز گورنر کو ایک درخواست لکھی تھی۔ اس درخواست میں جہاں اس نے اپنے اور اپنی جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھنے کی اپیل کی تھی وہاں اس درخواست میں خود کو انگریز کا " خود کاشتہ پودہ " بھی لکھا تھا۔ یہ درخواست تبلیغ رسالت ج ہفتم (مرتبہ میر قاسم علی) میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا کچھ حصہ ملاحظہ کیجئے۔

۵ ـــــ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار ایمان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔

مرزا طاہر خواہ کچھ بھی کہتا رہے۔ تحریریں خود بولتی ہیں اور مرزا طاہر کو ڈنکے کی چوٹ پر جھوٹا ثابت کر رہی ہیں۔ عموماً عام قادیانی یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمارے مرزا صاحب کی طرف انگریز کے ایجنٹ یا خود کاشتہ پودہ ہونے کی جو تحریریں منسوب کی جاتی ہیں وہ من گھڑت اور جعلی ہیں۔ قادیانی اس میں حق بجانب بھی ہیں اس لئے کہ انہیں مرزا قادیانی کی یہ کتابیں پڑھنے کے لئے نہیں دی جاتیں۔ جنہوں نے یہ کتابیں نہیں دیکھیں وہ یہی کہیں گے کہ یہ محض الزام ہے لیکن ہم ان قادیانیوں سے کہیں گے کہ اگر یہ عبارتیں غلط ہیں تو عدالت کے دروازے کھلے ہیں۔ وہ ہمارے خلاف دعویٰ دائر کریں ہم یہ تمام حوالہ جات عدالت میں پیش کر دیں گے تاکہ ان پر مرزا قادیانی کی اصلیت ظاہر ہو جائے۔

جہاں تک یہودیوں کا ایجنٹ ہونیکا تعلق ہے تو یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اسرائیل ایسی جگہ ہے جہاں کسی تبلیغی جماعت کو جانے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو وہاں مشن قائم کرنے کی اجازت ہے لیکن قادیانی جماعت واحد جماعت ہے جس کا صرف اسرائیل میں مشن موجود ہے بلکہ وہ اسرائیلی فوج میں بھی بھرتی ہیں۔ ۱۹۷۲ء میں قومی اسمبلی کے ایک معزز رکن مولانا ظفر احمد انصاری نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ چھ سو قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں۔

علاوہ ازیں آج سے کچھ عرصہ پہلے روزنامہ نوائے وقت میں ایک تصویر شائع ہوئی تھی۔ وہ قادیانی مشن کے سبکدوش ہونے والے سربراہ کی تھی۔ جس میں سبکدوش ہونے اور نئے آنے والے قادیانی مشن کے سربراہ کا اسرائیل صدر سے تعارف کراتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

بہر حال اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔ وہ مسلمان ممالک کے خلاف جاسوسی کرتے ہیں اور یہود و نصاریٰ جیسے پہلے ان کی سرپرستی کرتے تھے آج بھی اسی طرح سرپرستی کر رہے ہیں۔ کسی انگریز کا یہ مقولہ ہے کہ۔

"جھوٹ اتنا بولو لوگ اسے سچ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔"

مرزا طاہر بھی اسی مقولہ پر عمل پیرا ہے اور لندن میں بیٹھا سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے لیکن اب ہر شخص یہ سمجھ چکا ہے کہ واقعی قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ اور عالم اسلام و اہل اسلام کے دشمن ہیں۔

آئندہ شمارہ یعنی شمارہ نمبر ۵۰ جلد نمبر ۹ کا آخری شمارہ ہو گا
قارئین ختم نبوت و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں
قرآن و حدیث کی روشنی میں

> مومن ہر حال میں اللہ کا ہوتا ہے
> جب وہ اپنے کو اللہ کے حوالے کر دیتا ہے
> تو اللہ اس کے ہو جاتے ہیں۔

مولانا محمد خالد غازی پوری ندوی

ہم سب اللہ کے بندے ہیں وہی ہمارا پروردگار ہے، ساری امیدوں، آرزوؤں، تمناؤں کا مرکز اسی کی بے مثل ذات ہے، وہ بڑا مہربان اور کریم ہے، اس کی عطا اور نوازش کی کوئی حد نہیں، سارے خزانوں کی کنجیاں اسی کے قبضہ قدرت اور اختیار میں ہیں، اسی کا ارشاد ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (زمر)

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے اختیار میں ہیں اور جنہوں نے اللہ کے حکموں کو نہیں مانا وہی ہیں گھاٹا اٹھانے والے۔

وہ ایسا رحیم ہے کہ بندوں پر مہربانیوں، کرم فرمائیوں اور نوازشوں کی بارش ان کی نافرمانیوں اور ہٹ دھرمیوں کے باوجود کرتا رہتا ہے، کیونکہ اس نے اپنی ذات پر رحمت و مہربانی کو لازم کر لیا ہے کتب علی نفسہ الرحمۃ تاکہ دنیا میں حجت تمام ہو جائے اور آخرت میں حق و باطل کا فیصلہ کر دیا جائے۔

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ (اعراف) تاکہ وہ جمع کرے تم سب کو قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں پھر معلوم ہو جائے گا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے، غم کیا ہے خوشی کیا ہے، کامیابی اور سرفرازی کیا ہے اور ذلت و رسوائی کسے کہتے ہیں وہ دن بڑا اہم ہوگا، اس دن وہی لوگ کامیاب ہوں گے جنہوں نے اس کے حکموں کو مانا ہے اس کے راستے پر چلے ہیں اور غم و خوشی میں اسی کی طرف متوجہ ہوتے رہے ہیں جن کا شعار ہر حال میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) رہا ہوگا، ان کے لئے وعدہ ہے، اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (ہم یقیناً اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد کریں گے دنیا کی زندگی میں اور آخرت کے دن بھی، لہٰذا اس ذات وحدہ لاشریک پر ایمان لانے والا کبھی مایوس نہیں ہوتا، اندیشوں میں مبتلا نہیں ہوتا، ظاہری چیزوں سے مرعوب نہیں ہوتا، بلکہ اپنے بندوں کو اس معبود برحق نے ناامیدی کی حالت میں بھی اسی ذات سے امید رکھنے کی تاکید کی ہے اور ناامیدی کو کفر بتایا ہے۔

لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (یوسف)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔

لہٰذا ایک مومن ہر حال میں خوش رہتا ہے، اس لئے کہ غم و خوشی کی ہر حالت اس کے لئے ترقی کا ایک زینہ ہے، اس کا شیوہ یہ ہے۔ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ۔ جب خوشی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے اور جب غم و اندوہ کی بدلیوں میں گھر جاتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ اپنے مالک کے حکم کو نہیں توڑتا ہے۔ اس کے دامن سے اور زیادہ چمٹ جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ کہیں اس کی نافرمانی تو نہیں ہوئی، کیونکہ حالات کی ناسازگاری حقیقت میں اللہ رب العزت کی طرف سے ایک تنبیہ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے بندوں پر توجہ فرمانا چاہتا ہے بشرطیکہ بندہ اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کے احکام کو مانے اور اس پر عمل کرے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

یا غلام انی اعلمک کلمات احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک، اذا سألت فاسأل اللہ، واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک وان اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک، رفعت الاقلام وجفت الصحف (رواہ الترمذی ج ۲ ص ۷۴)

عزیزم میں تمہیں چند باتیں بتاتا ہوں یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے حقوق (احکام) کی حفاظت کرتے رہو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا، اس کے حق کی حفاظت کرو تم سب سے اللہ رب العزت کو اپنے سامنے پاؤ گے (اللہ تعالیٰ کا حق یاد رکھو یہ ہے) جب تم مانگو تو اللہ سے مانگو، اور جب تم مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو اور یاد رکھو اگر سارے لوگ مل کر تمہیں کچھ فائدہ پہونچانا چاہیں تو وہ تمہیں اسی قدر فائدہ پہونچا سکتے ہیں جتنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ مل کر تمہیں کچھ نقصان پہونچانا چاہیں تو تمہیں اتنا ہی نقصان پہونچے گا جتنا تقدیر میں لکھا جا چکا ہے، قلم اٹھا لئے گئے اور کتابیں خشک ہو گئیں اب لکھا ہوا مٹ نہیں سکتا اور نہ گھٹ بڑھ سکتا ہے۔

مومن کی زندگی اسی ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں گذرتی ہے۔ وہ حالات سے قطعاً ہراساں نہیں ہوتا، تحفظات کی خاطر سیاسی بازیگروں کے در پہ دہائی نہیں دیتا اور نہ کی غیر ضروری چیزوں میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے۔ بلکہ اسے فکر ہوتا ہے کہ مالک حقیقی کی شان میں کوئی چوک تو نہیں ہوئی، کیونکہ کسی ادنیٰ گناہ کا خیال بھی پہاڑوں کے نیچے دب جانے سے زیادہ اسے تڑپاتا ہے مومن کی یہی شان ہے، ارشاد رسول صلعم ہے۔

ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ فی اصل جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب وقع علی انفہ فقال بہ ھکذا فطار،

مومن اپنے گناہوں کو خیال کرتا ہے جیسے کہ پہاڑ کہ اندیشہ ہے کہ اس پر گر پڑے گا اور فاجر شخص گناہوں کو سمجھتا ہے کہ ناک پر بیٹھی ہوئی ایک مکھی ہے ذرا سی حرکت سے اڑا دے گا (ترمذی) دین دار اور بے دین کے درمیان یہی فرق ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر وہ جس کو میں نے ہدایت دی، تو تم ہدایت مجھ ہی سے طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم سب فقیر و محتاج ہو مگر جس کو میں نے غنی کیا وہ غنی ہے، تو تم مجھ سے روزی طلب کرو میں روزی دوں گا... (میری عطا کا معاملہ یہ ہے) کہ اگر اگلے پچھلے، مردہ زندہ خشک و تر سب ایک جگہ جمع ہو جائیں اور ہر ایک تم میں سے اپنی خواہش کے مطابق مانگے تو میں ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق دیدوں اور پھر بھی میری عطا و کرم کے خزانے میں ذرا بھی کمی نہیں آسکتی (ترمذی)

یہ اس مالک کا اعلان ہے جو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے، جس کے قبضہ وقدرت میں سارے اختیارات ہیں جو اپنوں کو آزماتا ہے اور پھر نوازتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ (عنکبوت) لوگوں نے کیا یہ گمان کر رکھا ہے کہ ایمان لانے کے بعد آزمائش نہیں ہوگی، تحقیق ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا ہے تاکہ ہم ظاہر کر دیں کہ کون ایمان کے دعوٰی میں سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ اور اس آزمائش کے سلسلہ میں ایک جگہ یوں ارشاد ہے۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

تو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی وہ ڈھیلے کیوں نہیں پڑے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان ان کے اعمال کو آراستہ کر کے دکھاتا رہا۔ (الانعام)

لہذا اگر ایسا موقع آجائے اور آزمائشوں کا طوفان شروع ہو، تو ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ ہماری آزمائش ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ ہمیں اس آزمائش میں ثابت قدم رکھ، تو ہی بہترین کارساز ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھاری اور بہت مشکل معاملہ پیش آجائے تو کہو، حسبنا اللہ ونعم الوکیل،

ہم کو اللہ کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کیلئے اچھا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب ان کی قوم کے بت پرستوں نے آگ کے ڈھیر میں ڈالا تو ان کی زبان مبارک پر یہی کلمہ تھا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ کسی سخت مشکل اور پریشانی میں مبتلا ہو اور اللہ تعالی کی حضور میں یوں عرض کرے اللّٰھُمَّ رب السموت ورب العرش العظیم اکفنی کل مھم من حیث شئت من این شئت (مکارم الاخلاق للخرائطی، معارف الحدیث ج ۵) اے میرے اللہ ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے مالک، میری مشکلات حل کرنے کیلئے تو کافی ہو جا اور حل کر دے جس طرح چاہے اور جہاں سے تو چاہے۔ تو اللہ تعالی اس کی مشکل حل کر کے پریشانی سے اس کو نجات عطا فرما دے گا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی فکر لاحق ہوتی تو آپ دست مبارک ڈاڑھی پر پھیرتے ہوئے ٹھنڈی سانس لیتے اور فرماتے۔

حسبی اللہ ونعم الوکیل،

الغرض مومن ہر حال میں اللہ کا ہوتا ہے جب وہ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیتا ہے تو اللہ تعالی اس کے ہو جاتے ہیں اور بادشاہوں حاکموں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے، اور اگر طاعت سے کنارہ کشی اختیار کی جاتی ہے تو دلوں میں نفرت کے بیج بو دیئے جاتے ہیں اور پھر ان کے ساتھ ان کے حاکموں کا معاملہ بہت سخت ہوتا ہے، بدترین سزائیں دیتے ہیں اس وقت پکار و دعا بھی کارگر نہیں ہوتی مگر یہ کہ اپنی حالت سدھاری جائے اور اللہ تعالی کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے کی کوشش کی جائے۔

دعا کی مقبولیت کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے دل کھوٹ، عداوت، بغض، کینہ اور آپسی اختلاف سے پاک ہوں لڑائی جھگڑے آپس میں نہ ہوں، نزاع باہمی سے حتی الامکان بچا رہا ہو، کیونکہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز روزہ اور صدقہ سے بھی بڑھا ہوا عمل نہ بتاؤں وہ باہمی اتفاق ہے بیشک باہمی اختلاف دلوں کا بگاڑ، دین کو مونڈنے والا ہے۔ (ترمذی وغیرہ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، تو ہر عیب سے پاک ہے بے شک میں ہی قصوروار ہوں۔ انہیں الفاظ کے ساتھ یہ دعا پڑھی جائے، حضرت یونس علیہ السلام چالیس روز تک مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا پڑھتے رہے اور اسی دعا کی برکت سے اللہ تعالی نے اس مصیبت سے انہیں نجات دی اور پہلے سے زیادہ ان پر نوازش فرمائی، یہ دعا آج بھی وہی تاثیر رکھتی ہے۔ اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ ایسے شدید حالات میں ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ، تو ہم نے یونس علیہ السلام کی دعا قبول کی اور مصیبت سے نجات دی اور اسی طرح ہم نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو۔

مشائخ کے یہاں اس کا بڑا اہتمام رہا ہے: حضرت شاہ اہل اللہ صاحب نے کتاب القول الجمیل، مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ کے ترجمہ۔ شفاء العلیل میں اجمالی طور پر پڑھنے کے اس کے دو طریقے مشائخ سے منقول لکھے ہیں۔

(۱) سوا لاکھ مرتبہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ ایک ہی نشست میں۔

(۲) بارہ دن مسلسل بارہ ہزار مرتبہ پڑھی جائے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے اہتمام کے ساتھ۔

اس کے علاوہ "ظفر الامانی" جو حصن حصین کی شرح ہے اس میں اور بھی طریقے درج ہیں، بہرکیف تجربات شاہد ہیں کہ اس طرح یہ دعا بہت مؤثر ہوتی ہے اور جس مقصد کیلئے دعا پڑھی گئی اللہ رب العزت نے اس میں ضرور کامیابی عطا کی ہے، نفس دعا چونکہ قرآن پاک سے ثابت ہے، حدیث میں اس کے پڑھنے کی ترغیب آئی ہے۔ لہذا اس نسخہ شفاء کے استعمال کا یہ طریقہ جلیل القدر علماء سے منقول ہے اور اس پر تعامل بھی ہے، اس لئے اس طرح پڑھنا اگر ممکن ہو تو موجودہ حالات میں ضرور اہتمام کریں، ورنہ پھر جتنا ہو سکے روزانہ پڑھ لیا کریں، اللہ تعالی اس کی برکت کھلے طور پر ظاہر فرما دے گا، اور مصائب کی بھٹی سے کندن بنا کر نکالے گا، لہذا اخیر میں پھر گذارش کی جاتی ہے کہ درج بالا دعائیں جو بہت مختصر ہیں لیکن تاثیر کے اعتبار سے بہت جامع ہیں، انہیں اہتمام سے ترجمہ کے ساتھ یاد کر لیں، اور پورے استحضار کے ساتھ پڑھیں اللہ تعالیٰ آپکے انتشار کو ختم [illegible] ساری کی توفیق دے۔

مقوقس حکمران مصر

تحریر: محمد اقبال، سعید آباد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس کے نام گرامی نامہ بھیجا تو اس نے اسے چوما۔

براعظم افریقہ کے شمال میں مصر کا ملک تاریخ کے ابتدائی زمانے سے تہذیب و تمدن اور خاص سیاسی عظمت کا مالک رہا ہے یہ وہی ملک ہے جس کے تاجداروں کا لقب فرعون تھا بعثت نبوی کے وقت مصر میں دو قومیں آباد تھیں ایک قبطی جو اصل باشندے تھے۔ دوسرے رومی (بیزنطینی) جنہوں نے مصر کو اپنی نوآبادی بنا رکھا تھا۔

مقوقس جو بیزنطینی سلطنت کی جانب سے مصر کا نائب السلطنت تھا اپنے مذہب کا بہت بڑا عالم تھا مصر کا مشہور تاریخی شہر اسکندریہ اس کا دار السلطنت تھا مصر عہد قدیم سے مشرق و مغرب کے مابین تجارتی تہذیبی اور علمی روابط کا ذریعہ رہا ہے مصر نے علم ہندسہ نجوم اور دوسرے علوم و فنون میں جو ترقیاں کی ہیں دنیا انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتی مگر اخلاقی حیثیت سے روم و ایران کی طرح مصر میں بداخلاقی کا مرکز بنا ہوا تھا رومی حاکم مصری عوام کو اپنی ملکیت سمجھتے تھے۔

بارگاہ رسالت سے مصر کی سفارت کے لئے حاطب بن ابی بلتعہؓ کو مامور کیا حضرت عبداللہ بن عبد القاری بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہؓ کو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کے پاس نامہ گرامی دے کر بھیجا یہ حضورؐ کا خط لے کر پہنچے مقوقس نے گرامی نامہ کو چوما اور حضرت حاطبؓ کا اکرام کیا اور اچھی طرح ان کو ٹھہرایا اور جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس کیا آپؐ کے لئے ان کے ہاتھ بطور ہدیہ ایک جوڑا کپڑا اور زین سمیت ایک خچر اور دو باندیاں پیش خدمت کیں جن میں سے ایک آپؐ کے صاحبزادے ابراہیم کی والدہ ہوئیں جن کا نام ماریہؓ تھا اور دوسری باندی سیرین جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کو ہدیہ کر دی حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس نامہ گرامی دے کر بھیجا مقوقس نے مجھے اپنے محل میں اپنے پاس ٹھہرایا اس نے اپنے تمام پادریوں کو جمع کیا اور مجھے بلا کر کہا میں تم سے کچھ باتیں پوچھوں گا تم ذرا سمجھ کر جواب دینا میں نے کہا پوچھیئے اس نے کہا تم اپنے حضرت سے مجھے مطلع کرو کیا وہ نبی نہیں ہیں؟ میں نے کہا وہ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا جب وہ اس طرح نبی ہیں تو جب قوم نے انہیں اپنے وطن سے نکال دیا تو قوم کے لئے بددعا کیوں نہ کی؟ میں نے کہا حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں تم لوگ اللہ کے رسول ہونے کی شہادت نہیں دیتے ہو؟ اس نے کہا بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں میں نے کہا جب قوم نے انہیں پکڑا اور ان کو سولی دینے کا ارادہ کیا تو انہیں کیا سوجھی کہ قوم پر بددعا کیوں نہ کی کہ اللہ ان سب کو تباہ و برباد کر دیتا جبکہ ان کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا۔

حضرت حاطبؓ کہتے ہیں اس نے مجھ سے کہا کہ تم نہایت ہی دانا اور عقلمند ہو اور دانا و عقلمند کے پاس آئے ہو۔ یہ ہدیے ہیں تمہارے ساتھ بھیج رہا ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور تمہارے ساتھ میرے ذریعے دوں گا جو تمہاری دیکھ بھال اور پہرہ داری کریں گے۔

مکتوب گرامی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمدؐ کی جانب سے جو اللہ کا بندہ اور رسول ہے مقوقس کے نام جو قبط (مصر) کا حکمران ہے۔

سلامتی ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے بعد ازیں میں تم کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرو سلامت رہو گے (یا تم سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا) اسلام قبول کرو اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا اگر تم نے روگردانی کی تو اہل قبط کا وبال تم پر ہوگا۔

اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے تمہارے درمیان متفق علیہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ہم میں سے بعض بعض کو اللہ کے سوا اپنا رب (ان داتا، رزاق و مالک) نہ بنائیں پھر اگر اس (اصول) سے روگردانی کرو تو گواہ رہنا ہم اللہ کے بندے (مسلمان) ہیں۔ (محمد رسول اللہ)

حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ یہ نامہ مبارک لے کر والئ مصر مقوقس کے دربار میں پہنچے اور اس موقع پر انہوں نے موثر و بلیغ انداز میں خطاب بھی کیا جس کا ملخص یہ ہے

"مصر میں پہلے بھی ایک ایسا شخص (فرعون) ہو گزرا ہے جو اپنے آپ کو رب اعلیٰ کہتا تھا اس کے انجام سے نصیحت پکڑو۔ ایسا نہ ہو کہ دوسرے تم سے عبرت حاصل کریں۔ میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں جس میں ایک اللہ ہی کافی ہے بلاشبہ حضرت عیسیٰؑ کی بشارت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایسی ہی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کی بشارت حضرت عیسیٰؑ کے حق میں ہے۔ میں تم کو قرآن کی طرف بلاتا ہوں جس طرح تم یہود کو انجیل کی طرف بلاتے رہے ہو تم نے نبی کا زمانہ پایا ہے غور کرو اب تمہیں کیا کرنا چاہیے۔

مقوقس نے جواب دیا میں نے ان کے متعلق غور کیا ہے وہ کسی بری بات کا حکم نہیں دیتے اور نہ کسی اچھی بات سے منع کرتے ہیں نیز میں نہ تو انہیں جھوٹا جادوگر اور نہ جھوٹا کاہن ہی سمجھتا ہوں۔ میں ان میں نبوت کی علامات بھی محسوس کرتا ہوں اور مزید غور کروں گا۔

چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ گرامی تعظیم سے لیا اور اسے ہاتھی دانت کے ڈبے میں بند کر دیا پھر اس نے عربی لکھنے والے کاتب کو بلایا اور آپؐ کی خدمت میں حسب ذیل خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد بن عبد اللہ کے نام مقوقس عظیم قبط کی طرف سے سلام ہو آپؐ پر اما بعد میں نے آپؐ کا مکتوب پڑھا اور اس میں جو کچھ آپؐ نے ذکر کیا ہے اور جس بات کی طرف آپؐ بلاتے ہیں اس کو سمجھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ایک نبی باقی ہے مگر میرا گمان تھا کہ اس کا خروج شام میں ہوگا۔ میں نے آپؐ کے قاصد کی عزت و تکریم کی آپؐ کے لئے دو کنیزیں بھیجی ہیں جن کا قبطیوں میں

کی قوم میں بڑا مقام ہے یعنی یہ لڑکیاں نہایت معزز خاندان سے تعلق رکھتی ہیں میں نے آپ کے لئے خلعت اور گھوڑے اور سواری کے لئے ایک خچر تحفے کے طور پر بھیجے ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرمائے۔

ان کنیزوں کا نام ماریہ اور سیرین تھا۔ ماریہ اور سیرین راستہ ہی میں حضرت حاطبؓ کی تعلیم و تلقین سے مشرف باسلام ہو چکی تھیں حضرت ماریہؓ حرم نبویؐ میں داخل ہوئیں اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ انہی کے بطن سے تولد ہوئے سیرینؓ حضرت حسانؓ کو عطا ہوئیں خچر کو دلدل کہتے ہیں جو حضرت معاویہؓ کے عہد خلافت تک زندہ رہا مقوقس نے حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کو خلعت اور ایک سو مثقال سونا دیا۔

مقوقس نے اسلام تو قبول نہ کیا لیکن اہل دربار اور عوام پر یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ عرب میں نبی منتظر کا ظہور ہو چکا ہے آپ کے نامہ مبارک نے مصر کی سرزمین میں غیر مرئی انداز میں اسلام کا ایسا بیج بو دیا جس نے دو تین عشروں کے بعد ایک عظیم بار آور شجر بن کر سارے ملک کو اپنے سائے میں لے لیا تھا حضرت حاطبؓ تحائف کو لے کر بارگاہ نبوت میں پہنچے آپؐ نے تحائف کو قبول فرمایا اور مقوقس کے جواب کو سن کر فرمایا مقوقس کو سلطنت کے اقتدار نے اسلام سے محروم رکھا اور یہ نہ سمجھا کہ سلطنت ناپائیدار چیز ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں فہم و فراست عقل و دانش اور تدبر و سیاست کے لحاظ سے عرب میں نمایاں ترین اور مدبرین میں شمار ہوتے تھے اور اپنے غیر معمولی دل و دماغ کے سبب سے مغیرۃ الرائے کہلاتے تھے۔ انہوں نے اسلام کی بڑی بڑی سیاسی اور جنگی خدمات انجام دیں۔ اپنے قبول اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

میں قبول اسلام سے پہلے ایک مرتبہ مقوقس کے دربار میں گیا مقوقس نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دریافت کیا کہ ان کا خاندان کیسا ہے؟ میں نے کہا "عالی خاندان" مقوقس بولا پیغمبر ہمیشہ عالی خاندان ہی ہوا کرتے ہیں پھر بولا تمہیں ان کی صداقت کا بھی کچھ تجربہ ہے؟ میں نے کہا وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں اسی لئے مخالفت کے باوجود ہم لوگ انکو "صادق اور امین" سمجھتے ہیں مقوقس نے کہا جو شخص انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے ان کے پیرو کس قسم کے اشخاص ہیں؟ اور یثرب کے یہودی ان کے متعلق کیا خیال کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ان کے پیرو کثرت سے غریب اور مسکین لوگ ہیں۔ یہودی ان کے سخت مخالف ہیں مقوقس بولا پیغمبروں کے پیرو ابتداً غریب لوگ ہی ہوا کرتے ہیں وہ ضرور خدا کے پیغمبر ہیں اور تمام دنیا کو خدا کا پیغام پہنچانے آئے ہیں یہود رشک اور حسد کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں ورنہ انہیں ان کی صداقت کا یقین ہے اور وہ ہماری طرح ایک نبی کے منتظر ہیں۔ جن کی صفات تورات میں موجود ہیں حضرت مسیحؑ کی تعلیم بھی یہی ہے کہ ان کی پیروی کرنا ضروری ہے ان کی جو صفات تم نے بیان کی ہیں انبیاء سابقین (علیہم السلام) کے بھی یہی اوصاف تھے اگر قبطیوں اور رومیوں تک ان کا اثر پہنچا تو بالآخر انہیں بھی ان کی پیروی کرنی پڑے گی۔

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ میرے دل پر مقوقس کی باتوں کا بڑا اثر پڑا۔ مصر سے واپسی پر حسن اتفاق سے میری ملاقات ایک بڑے عیسائی عالم سے ہو گئی میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کسی نبی کے آنے کا انتظار ہے اگر ہے تو اس کی صفات تورات اور انجیل میں کیا ہیں؟

عیسائی عالم نے میرے سوال کے جواب میں مجھے تفصیل سے بتلایا کہ بے شک ہمیں ایک نبی کی آمد کا انتظار ہے وہ خدا کا آخری پیغمبر ہوگا۔ ہمیں مسیحؑ نے تعلیم دی ہے کہ جب وہ ظاہر ہوں تو ہم ان کی پیروی کریں۔ وہ نبی امی اور عربی ہوں گے ان کا نام احمدؐ ہوگا ان کا حلیہ اور صفات یہ ہوں گی۔

درمیانہ قد آنکھیں بڑی اور ان میں سرخی کے ڈورے ہوں گے۔ رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ موٹے کپڑے استعمال کریں گے اور معمولی غذا تناول فرمائیں گے۔ بڑی سے بڑی طاقت سے بھی خوف نہ کھائیں گے ان کے مقابلے پر جو آئے گا وہ بھی اس کا مقابلہ کریں گے ان کے اصحابؓ ان کے ادنیٰ اشارے پر جان فدا کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ ان کو اپنی اولاد، ماں باپ اور بھائیوں سے بھی زیادہ عزیز سمجھیں گے۔ ایک حرم سے دوسرے حرم میں قیام کریں گے جس کی زمین پتھریلی ہوگی اور وہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ ان کا دین دین ابراہیمی ہوگا۔ مشرکوں کی وضع اختیار نہ کریں گے۔ ان کی بعثت عام ہوگی۔ کل زمین ان کے لئے جائے نماز ہوگی۔

حضرت مغیرہؓ کا بیان ہے کہ ان باتوں نے میرے دل پر اتنا اثر کیا کہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گیا

مقوقس اور ہرقل کے نام جو خطوط لکھے گئے ان میں اپنے اسم گرامی کے ساتھ عبداللہ (خدا کا بندہ) خصوصیت کے ساتھ لکھا گیا ہے اس میں مکتوب الیہم کے عقیدے کی نہایت لطیف پیرائے میں تردید کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کا رسول، خدا کا مخلوق ہے نہ کہ "خدا کا بیٹا" جیسا کہ عیسائیوں میں حضرت مسیحؑ کے متعلق عقیدہ پایا جاتا ہے۔

فون نمبر کی تبدیلی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے دفتر کا فون نمبر تبدیل ہو چکا ہے۔ قارئین کرام نیا نمبر نوٹ فرمالیں نیا نمبر یہ ہے

نیا فون نمبر ۷۷۸۰۳۳۷

مفت مشورہ برائے خدمت خلق
پچکے ہوئے گال پتلا کمزور جسم
● جسمانی وزن، قد کاٹھ، طاقت، خون و بھوک بڑھانے کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام مردانہ، زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے
● روزانہ کئی سیر دودھ، گھی، گوشت، فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کیلئے چالیس سال کی تجربہ شدہ مجرب ترین دیسی دواؤں کا مفت مشورہ و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ نوٹ:۔ خط بالکل مختصر و صاف لکھیں پتہ صرف اردو میں لکھیں
حکیم بشیر احمد شبیر
رجسٹرڈ از گورنمنٹ آف پاکستان
چاندنی چوک محلہ غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان
پوسٹ کوڈ 38900
فون دکان 354840 فون رہائش 354795

جنگِ بدر میں عبرت کے چند پہلو

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

سیرت طیبہ کے ہر پہلو میں ہمارے لئے عبرت ونصیحت اور حکمت ودانائی کا بے پناہ سامان ہے بس اس کے لئے چشم بینا اور قلب بیدار کی ضرورت ہے جنگ بدر ہی کو لے لیجئے اس میں اہل اسلام کے لئے عبرت کے کئی پہلو اور موعظت کے کئی درس پنہاں ہیں آج کے بزدلی ونمایت مداہنت اور غفلت والے ماحول میں غزوہ بدر ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ مسلمان کو ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہنا چاہیے اور اسلام کی حفاظت واشاعت کے سلسلہ میں انہیں بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ہوئی کہ قریش کا مسلح لشکر مکہ سے روانہ ہوچکا ہے تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا مہاجرین نے تو پہلی ہی مرتبہ حمایت کا یقین دلایا مگر جب آپ نے دوبارہ اور سہ بارہ دریافت فرمایا تو انصار کو احساس ہوا کہ آپ کا روئے سخن انصار کی طرف ہے چنانچہ سعد بن معاذ نے فوراً اس کا جواب دیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید آپ کو خیال ہو رہا ہے کہ انصار نے صرف اپنے وطن اور اپنی سرزمین میں آپ کی نصرت کا ذمہ لیا ہے میں انصار کی طرف سے عرض کرتا ہوں اور ان کی جانب سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آپ جہاں چاہیں روانہ ہوں جس سے چاہیں تعلق فرمائیں اور جس سے چاہیں ختم کریں ہمارے مال و دولت میں سے جتنا چاہیں لیں اور ہم کو جتنا چاہیں عطا فرمائیں آپ جو کچھ لیں گے وہ ہمیں اس سے کہیں زیادہ محبوب ہوگا جو کچھ کہ آپ چھوڑ دیں گے آپ کوئی حکم دیں گے تو ہماری رائے آپ کے تابع فرمان ہوگی خدا کی قسم اگر آپ چلنا شروع کریں یہاں تک کہ برک غمدان تک پہنچ جائیں تب بھی ہم آپ کے ساتھ چلتے رہیں گے اور خدا کی قسم اگر آپ اس سمندر میں داخل ہو جائیں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کود جائیں گے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا جیسا موسیٰ کی قوم نے موسیٰ سے کہا تھا (جاؤ تم اور تمہارا رب دونوں مل کر جنگ کرو ہم یہاں بیٹھے رہیں گے) ہم آپ کے دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑیں گے اور آپ کے سامنے لڑیں گے اور آپ کے پیچھے لڑیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گفتگو سنی تو روئے انور خوشی سے چمکنے لگا اور آپ کو اپنے صحابہ کی زبان سے یہ الفاظ سن کر بڑی مسرت ہوئی اور فرمایا چلو اور بشارت حاصل کرو، مسلمان زندگی کی رنگینیوں میں اتنا محو نہ ہو جائے کہ وہ موت سے بدکنے لگے بلکہ اس کے دل میں شہادت کی آرزو ہونی چاہیے اور اس کے دل میں یہ حسرت ہونی چاہیے کہ اے کاش میرا مال میری جوانی میری صلاحیتیں میرا لہو اور میری جان ناتواں اعلاء کلمۃ اللہ کے کام آجائے آپ نے جنگ بدر کے سلسلہ میں یہ واقعہ بارہا سنا ہوگا کہ جب مجاہدین میدان بدر کی طرف روانہ ہوئے تو ایک صاحبزادہ جن کا نام عمیر بن وقاص تھا اور جن کی عمر سولہ سال تھی مجاہدین کے ساتھ روانہ ہوئے ان کو ڈر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوٹا سمجھ کر واپس نہ فرما دیں چنانچہ وہ آپ کی نگاہ سے بچ رہے تھے ان کے بڑے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ان سے چھپنے کی وجہ دریافت کی تو عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کمسن سمجھ کر واپس نہ لوٹا دیں میں اس جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب فرمائے۔ ان کو جس کا ڈر تھا وہی ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ وہ ابھی جنگ کی عمر کو نہیں پہنچے ہیں ان کو واپس کرنا چاہا تو وہ رونے لگے یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر پڑا اور آپ نے انہیں شرکت کرنے کی اجازت دیدی چنانچہ انہوں نے اسی معرکہ میں جام شہادت نوش کیا اور اپنی مراد کو پہنچے۔

اللہ کو ماننے والوں کی نظر مال، اسلحہ اور نفری کی قلت وکثرت پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت پر ہونی چاہیے بدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں صرف تین سو تیرہ مسلمان تھے سامان جنگ کی قلت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مجاہدین اسلام کے پاس صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین آدمی باری باری سے بیٹھتے تھے اس میں سپہ سالار اور عام سپاہی اور افسر وماتحت کی کوئی تفریق نہ تھی اسی نظام میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اور اجلہ صحابہ سب شریک تھے۔

لشکر کے سپہ سالار کے لئے اپنے ہمراہیوں سے مشورہ کرنا از حد ضروری ہے باوجودیکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی تھے اور آپ پر وحی نازل ہوتی تھی پھر بھی صحابہ کے مشورہ اور رائے کو اہمیت دیتے تھے ایک روایت میں ہے کہ قریش کے لشکر نے بدر پہنچ کر وادی کے ایک طرف پڑاؤ ڈالا مسلمانوں نے دوسری طرف اسی دوران میں حباب بن المنذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا اس منزل پر ہمارا پڑاؤ اللہ کے حکم سے ہے جس میں کوئی رد وبدل ہمارے لئے جائز نہیں یا اس کا تعلق جنگی حکمت عملی اور تدبیر وانتظام سے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ تدبیر وحکمت کی بات ہے اور اس میں دشمن کو دھوکہ میں ڈالنے کی تمام چیزیں اختیار کی جا سکتی ہیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر میں عرض کروں گا کہ یہاں پڑاؤ اس نقطۂ نظر سے مناسب نہیں ہے انہوں نے ایک دوسرے مقام کی نشاندہی کی جو جنگ کے لئے زیادہ موزوں اور سازگار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم نے معقول بات کہی اس کے بعد آپؐ اپنے تمام آدمیوں کے ساتھ اس مقام کی طرف چلے اور اس جگہ قیام کیا جو پانی سے قریب ترین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ رات تک سب سے پہلے پانی کے پاس پہنچ گئے اور اس کے حوض تیار کر لئے آپ نے کفار کو بھی اس پانی سے پینے کی اجازت دیدی۔

دعاء مسلمان کا ایک مضبوط ہتھیار ہے اور اس کے لئے یہ قطعاً روا نہیں کہ وہ امن یا جنگ۔ سفر یا قیام کسی بھی حالت میں اس ہتھیار سے خالی ہو۔ دعاء کا ہتھیار بسا اوقات بڑے سے بڑے آتشیں ہتھیاروں پر بھاری ثابت ہوتا ہے مولانا علی میاں مدظلہ نے غزوہ بدر کے سلسلہ میں لکھا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیں درست فرمائیں پھر عریش میں واپس تشریف لے آئے آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ بھی تھے اس کے بعد آپؐ نے اللہ کے حضور میں گریہ وزاری اور دعاء ومناجات کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا آپؐ خوب جانتے تھے کہ اگر آج مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ تعداد وقوت کے اصول پر ہے تو نتیجہ معلوم ہے یہ وہی نتیجہ ہے جو ایک طاقتور اور بڑی جماعت کے مقابلہ میں کمزور اور قلیل التعداد جماعت کے ساتھ ہمیشہ آتا تھا آپؐ نے جب ترازو کے دونوں پلڑوں میں نظر کی تو آپؐ کو مشرکین کا پلڑا کھلے طور سے بھاری نظر آیا دونوں میں کوئی تناسب ہی نہ تھا آپؐ نے مسلمانوں کے پلڑہ پر وہ پاسنگ رکھ دیا جس سے وہ اچانک بھاری ہو گیا آپؐ نے اس مالک الملک اور شہنشاہ برحق کے سامنے اپنی فریادیں رکھیں اور اس سے نصرت وحمایت کے طالب ہوئے جس کے فیصلہ اور حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا آپؐ نے اس چھوٹے سے اسلامی لشکر (جو ہر قسم کے ساز وسامان سے محروم تھا) کے حق میں اللہ تعالیٰ سے سفارش فرمائی آپؐ نے فرمایا (اے اللہ اگر آج تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو فنا کر دیا تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا) آپؐ بے خود وارفتہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ (اے اللہ تو نے مجھ سے جس چیز کا وعدہ کیا ہے وہ پورا فرما اے اللہ تیری مدد کی ضرورت ہے) آپؐ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرما رہے تھے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر شانہ مبارک سے گر پڑی حضرت ابوبکرؓ آپؐ کو تسلی دے رہے تھے اور اطمینان دلا رہے تھے ان سے آپؐ کی اتنی زیادہ گریہ وزاری اور بے تابی وبے قراری دیکھی نہیں جاتی تھی۔

مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے ہر وعدے پر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بشارت پر سورج کے طلوع وغروب اور شب وروز کی آمد ورفت سے زیادہ یقین ہونا چاہئے احادیث میں ہے کہ اسی غزوہ میں جب دونوں لشکر برسرپیکار ہو گئے اور ایک دوسرے سے بالکل قریب ہو کر جنگ ہونے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چلو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے عمیر الحمام الانصاری نے یہ جملہ سنا تو کہنے لگے یا رسول اللہ وہ جنت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ بات کیا کہہ رہے ہو انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہؐ اور کوئی بات نہیں یہ میں اس خیال سے کہہ رہا ہوں کہ شاید میری قسمت میں بھی یہ جنت ہو؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ہاں تمہیں یہ جنت نصیب ہوگی اس کے بعد انہوں نے اپنے ترکش سے کچھ کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے پھر اچانک کہنے لگے اگر میں نے ان کھجوروں کے ختم کرنے کا انتظار کیا تو بہت دیر لگاؤں گا اتنا جینے کی تاب نہیں یہ کہہ کر جو کھجوریں رہ گئی تھیں پھینک دیں اور میدان جنگ میں کود پڑے اور شہادت پائی یہ جنگ بدر کے پہلے شہید تھے۔

کفر اور اسلام کی اس پہلی جنگ نے ثابت کر دیا کہ اہل اسلام کے نزدیک اصل اہمیت ایمانی رشتہ کی ہے خونی اور نسلی رشتہ ثانوی حیثیت رکھتا ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد جب ایک موقعہ پر حضرت ابوبکرؓ کو جتلایا کہ ابا جنگ میں ایک مرحلہ ایسا آیا تھا کہ آپ میری تلوار کی زد پر تھے مگر میں نے آپ کو محض اپنا باپ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا تو حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا جان پدر اگر تم میرے سامنے آجاتے تو میں تمہیں ہرگز معاف نہ کرتا کیونکہ تم اس وقت لشکر کفار میں تھے اور میں لشکر اسلام میں اسی طرح حضرت مصعب بن عمیرؓ کے بھائی ابوعزیز بن عمیر مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے جب مصعبؓ ان کے پاس سے گذرے تو اس وقت ایک انصاری ان کے ہاتھ باندھ رہے تھے مصعبؓ نے انصاری سے کہا! ذرا اچھی طرح کسنا اس کی ماں بڑی مالدار ہے اس سے فدیہ کی اچھی رقم ہاتھ آنے کی امید ہے۔ ابوعزیز نے یہ سن کر اپنے بھائی مصعب کی طرف رخ کر کے کہا کہ بھائی تم بھائی ہو کر یہ صلاح دے رہے ہو مصعبؓ نے کہا کہ تم میرے بھائی نہیں ہو بھائی وہ ہے جو تمہاری مشکیں کس رہا ہے

اس غزوہ نے یہ ثابت کر دیا کہ نظریہ کی صداقت پر یقین انسان کو بے پناہ مضبوط اور طاقتور بنا دیتا ہے مسلمانوں کو اسلام کے آفاقی اور ابدی اصولوں پر یقین تھا جبکہ کفار اپنے آباؤ واجداد سے سنی ہوئی کہانیوں اور خرافات کے پیروکار تھے اور ذہنی طور پر تذبذب اور تردد کا شکار تھے اس لئے اول الذکر گروہ پامردی اور استقامت سے لڑا جبکہ ثانی الذکر پست ہمتی اور بزدلی کا شکار رہا۔

ایک جانب قلت تھی دوسری جانب کثرت ایک طرف بے سروسامانی تھی دوسری طرف مال ودولت اور اسلحہ کی فراوانی ایک گروہ ناتجربہ کار تھا جبکہ دوسرا گروہ تجربہ سے لیس تھا لیکن ایک چیز پہلے گروہ کے پاس تھی اور دوسرے گروہ کے پاس نہیں تھی اور وہ چیز تھی نظریہ کی صداقت پر یقین اور ایمان اور اے قارئین محترم! جان لیں کہ آج ہمارے پاس سب کچھ ہے مگر یقین نہیں ہے۔

علماء خطباء اور مقررین حضرات کیلئے انمول تحفہ
خزینہ
علمی نکات پُراثر واقعات لطائف واشعار
فقہی پہیلیوں اور حقائق کا بے مثال مجموعہ
تالیف مولانا محمد اسلم شیخوپوری فون ۴۹۲۴۹ ۲۷
ملنے کا پتہ: کتب خانہ احیائے سنت
20/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

کسبِ حرام کی مذمت

از: ابوالناصر مجیدی

ہر سلطنت کی رعایا اپنے بادشاہ کی فرمانبردار اور مطیع ہوتی ہے۔ رعایا کو اپنے حاکم کے قواعد و قوانین ماننے پڑتے ہیں، خواہ خوشی سے یا مجبوری اور زبردستی سے۔ اسی لئے وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں آزاد نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی شخص رعایا ہو کر گورنمنٹ کے احکام پر نہ چلے گا تو گرفتار ہو کر جرمانہ یا قید وغیرہ کی سزا بھگتے گا۔ اور اگر کوئی شخص ان احکام کو تسلیم کرنے ہی سے انکار کر دے تو وہ حکومت کا باغی شمار ہو کر بہت بڑی سزا کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح روئے زمین کے تمام انسانوں میں سے وہ لوگ جنہوں نے حکومت الٰہیہ کو تسلیم ہی نہیں کیا اور اسلام لانے یعنی حکومت الٰہیہ کی اطاعت کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے وہ خدا کے باغی ہیں۔ ان کو ہم کفار کہتے ہیں۔ وہ خدا کی سخت پکڑ سے پہلے پہلے جو چاہیں کریں لیکن وہ لوگ جنہوں نے خدائی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے اور اس کے آئین کی پابندی کا عہد کر چکے ہیں، احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں ہرگز آزاد نہیں ہو سکتے۔ انہیں خوشی یا مجبوری سے احکام اسلام کی پابندی کرنی ہی پڑے گی۔ کافر اپنی خواہشات پورا کرنے، مال کمانے اور خرچ کرنے میں آزاد ہو سکتا ہے۔ مگر مسلمان کو مال و دولت کمانے اور خرچ کرنے میں قوانین اسلام کی پابندی کرنی لازم ہے کیونکہ وہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر اللہ کی حکومت کو اپنے قلب و دماغ اور تمام اعضائے جسمانی پر تسلیم کر چکا ہے۔

قارئین کرام قوانین حکومت الٰہیہ میں سے شعبہ اقتصادیات کے متعلق بھی چند قوانین ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ کسی مسلمان کو سوال اور بھیک مانگ کر اپنی زندگی نہیں گذارنا چاہیے۔ دوسرا قانون یہ ہے کہ ہر مسلمان کو بطریق حلال اپنی زندگی گذارنے کے لئے بقدر ضرورت کچھ نہ کچھ کمانا چاہیے۔

تیسرا قانون یہ ہے کہ بطریق حلال از اندازہ ضرورت اپنے لئے مال کمانے میں مصروف نہ ہونا چاہیے۔ ہاں دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ایسا کر سکتا ہے۔ چوتھا قانون یہ ہے کہ ہر مسلمان کو صرف انہی طریقوں اور ذریعوں سے کمانا چاہیے جن کی اجازت حکومت اعلیٰ سے حاصل ہے اور دوسرے تمام ممنوع طریقوں سے ہرگز نہ کمانا چاہیے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو سخت گناہگار اور سزا کا مستحق ہوگا۔ ایسے ہی ناجائز طریقوں سے کمائے ہوئے مال کو مال حرام کہتے ہیں۔ ناجائز طریقوں سے مال کمانے کی سخت ممانعت صاف طور پر قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ احکم الحاکمین کا فرمان مقدس ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الخ کہ اے ایمان والو تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریق پر مت کھاؤ، مگر یہ کہ جائز طور پر ہو مثلاً کوئی تجارت باہم رضامندی سے ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اور تم ایک دوسرے کو قتل مت کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں۔ اور ہمارے ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اپنی انتھک کوششوں سے احکام اسلام کو ہم تک پہنچایا اور بھٹکتے ہوئے انسان کو زندگی گذارنے کا صحیح طریقہ سکھایا۔ ارشاد فرمایا ہے کہ تاجر لوگ قیامت کے روز فجار یا نافرمان ہونے کی حالت میں اٹھائے جائیں گے مگر وہ شخص اس حالت میں نہ اٹھایا جائے گا جس نے خرید و فروخت میں تقویٰ اختیار کیا اور سچی قسم کھائی اور سچ بولا ہو (ترمذی)۔ نیز کسب حرام کا ایک طریقہ سود ہے جس کے متعلق آپ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سودی دستاویز لکھنے والے پر اور سودی معاملہ کے دونوں گواہوں پر (مسلم)۔ سنا آپ نے؟ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک میں سودی تجارت کس قدر بری چیز ہے۔ لیکن ہائے افسوس بدقسمتی سے آج مسلمانوں کی تجارت کے اکثر حصہ میں سود کا لین دین ہے۔ کسب حرام کا ایک طریقہ عیب کو چھپا کر بیچنا ہے۔ اس کے لئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کوئی معیوب چیز فروخت کی اور خریدار کو عیب نہیں بتایا وہ ہمیشہ خدا کے غضب اور غصہ میں رہتا ہے (ابن ماجہ)۔ نیز کسب حرام کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایسی چیزوں کی تجارت کی جائے جن کا فروخت کرنا شریعت میں حرام ہے مثلاً شراب کی تجارت وغیرہ۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب اور مردار یعنی وہ جانور جو مر چکا ہو اور خنزیر اور بتوں کی تجارت کو حرام کر دیا ہے (صحیحین)۔ وائے افسوس کہ وہ مسلمان جو کفر و شرک کو مٹانے، شراب، مردار، خنزیر جیسی ناپاک چیزوں سے دنیا کو پاک کرنے کیلئے آیا تھا آج وہی ان حرام چیزوں کے بیوپار میں مشغول ہے۔ شراب کی طرح افیون، گانجا، چرس اور تصویروں کی تجارت بھی ناجائز ہے اور یہ بھی کسب حرام ہے۔ نیز کسب حرام کا ایک طریقہ رشوت ہے جس کے متعلق حدیث میں ہے کہ الراشی والمرتشی (والرائش) کلھما فی النار یعنی رشوت لینے والے، رشوت دینے والے پر اور رشوت دلانے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ ہائے افسوس کہ آج مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بددعا یعنی لعنت سے بھی نہیں ڈرتے۔ اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے کہ مسلمان بھی اس سخت گناہ میں بکثرت مبتلا ہیں۔ کسب حرام کا ایک طریقہ کھوٹ ملا کر یا دھوکا دے کر فروخت کرنا بھی ہے۔ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص دھوکا دے وہ مجھ سے تعلق رکھنے والا نہیں (مسلم)۔ کسب حرام کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی کا مال یا زمین وغیرہ ظلماً دبالی جاوے۔ اس کے متعلق آپ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین لے لی تو قیامت کے دن وہ زمین ساتوں طبقات

کے ساتھ اس کے گلے میں ڈالی جاوے گی۔" (ابن ماجہ) کسب حرام کی ایک صورت جوا ہے یہ بھی حرام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد) اور خود قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن یعنی جوا ناپاک رفعل ، ہے اور شیطان کے کاموں سے ہے۔ آج کل چٹھیاں نکال کر جو روپیہ لیا جاتا ہے وہ سود اور حرام ہے۔ نیز زندگی کا بیمہ کرانا بھی جوا اور حرام ہے۔ کسب حرام کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کسی کی جائداد مثلاً مکان یا زمین وغیرہ لیے یا اس رہن رکھ کے روپیہ دے دیں اور اس جائداد کا کرایہ یا پیداوار وغیرہ خود حاصل کریں یہ صورت سود میں داخل اور قطعاً حرام ہے ہندوؤں کی طرح مسلمانوں نے بھی نفع کمانے کا یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ خوب کان کھول کر سُن لیجئے کہ یہ حرام اور ناجائز ہے۔ خدا تعالیٰ نے قطعاً اس کی ممانعت کر دی ہے۔ کسب حرام کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ جن کو معلوم کر کے ان سے بچنا ضروری ہے۔ ہندو کفار خدا کے باغی ہیں۔ لیکن آپ نے خدا کی فرمانبرداری کا عہد کیا ہے۔ کلمہ پڑھ کر اس کے قوانین ماننے کا اقرار کیا ہے۔ اس لئے آپ ناجائز اور حرام طریقوں سے مال نہیں کما سکتے۔ اگر آپ ایسا کریں گے۔

تو یاد رکھئے خدا کے قہر اور غضب کے مستحق ہوں گے اور اس بھروسے پر بھی نہ رہئے کہ حرام طریقوں سے خوب روپیہ کما کر گیارہویں بارہویں اور محفل میلاد کا کھانا کر یا دوسرے طریقوں پر خیرات کو کچھ دے دلا کر یا حج وغیرہ کر کے یا کسی مسجد اور مدرسہ میں روپیہ دے کر اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے بچ جائیں گے۔ یاد رکھئے کہ ان باتوں سے ہرگز بچاؤ حاصل نہ ہوگا خوب غور سے سن لیجئے کہ مال حرام کھا کر جو عبادت کی جائے گی وہ قبول نہ ہوگی۔ جو حج کیا جائیگا وہ قبول نہ ہوگا۔ اور جو خیرات وغیرہ کی جائے گی۔ اس کا کوئی ثواب نہ ملے گا۔ احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے حتیٰ کہ مال حرام کو خیرات کرنے پر اگر کوئی مسلمان ثواب حاصل ہونے کا اعتقاد رکھے گا تو کفر کا اندیشہ ہے کتب عقائد و فقہ میں اس کی تصریح ہے۔ بلکہ شریعت کا حکم مال حرام کے متعلق یہ ہے کہ اگر وہ مال کسی کا ہے تو جس سے وہ مال حاصل کیا ہے اس کو واپس کرو۔ اگر اس کا پتہ نہ چل سکے اور دوسری کوئی صورت واپسی کی نہ ہو سکے تو اس مال کو اپنے لئے وبال جان سمجھتے ہوئے اس نیت سے کہ اس کا ثواب اصل مالک کو پہنچے غرباء میں تقسیم کر دو۔ یہ خیال رکھتے ہوئے کہ میں اسکے وبال اور عذاب سے بچ جاؤں ، خدا کے عذاب سے بچنے کی نیت پر البتہ ثواب ملیگا۔ مال حرام سے کھا پی کر جو دعا کی جائے گی وہ بھی قبول نہ ہوگی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہت سے پریشان حال آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتے ہیں اور یارب یارب کرتے ہیں مگر کھانا حرام ، لباس حرام ایسی حالت میں کہاں دعا قبول ہو سکتی ہے (مسلم)

مورخین نے لکھا ہے کہ کوفہ میں مستجاب الدعا لوگوں کی ایک جماعت تھی جب کوئی حاکم ان پر مسلط ہوتا اس کے لئے بد دعا کرتے وہ ہلاک ہو جاتا۔ حجاج ظالم کا جب وہاں تسلط ہوا تو اس نے ایک عورت کی جس میں ان حضرت

باقی صفحہ ۲۰ پر

صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کا عبرتناک انجام

قاضی محمد اسرائیل

حضرت علیؓ کا گستاخ سواری سے گرکر مرگیا

حضرت قیس بن ابی حازمؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ میں تھا اور بازار میں گشت کر رہا تھا۔ میں احجار زیت تک پہنچا، میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک سوار کے گرد اگرد جمع ہیں۔ وہ اپنی سواری پر سوار حضرت علیؓ کو سبّ وشتم کر رہا تھا، اور لوگ اس کے ارد گرد کھڑے ہوئے تھے جسن اتفاق سے سامنے سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آئے اور لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے، اور لوگوں سے پوچھا، یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ شخص حضرت علیؓ کو بُرا کہہ رہا ہے حضرت سعدؓ آگے بڑھے۔ لوگوں نے انہیں جگہ دی اور انہوں نے اس کے پاس کھڑے ہوکر کہا، اے شخص! تو کس لیے حضرت علیؓ کو بُرا کہتا ہے۔ کیا یہ وہ پہلے آدمی نہیں جو اسلام لائے؟ کیا یہ وہ پہلے آدمی نہیں جنہوں نے شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی؟ کیا یہ تمام لوگوں میں سے زیادہ زاہد نہیں؟ کیا یہ تمام لوگوں میں سے زیادہ عالم نہیں؟ اسی طرح کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد نہیں؟ کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ میں آپؐ کا جھنڈا اٹھانے والے نہیں؟ اس کے بعد قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا اے میرے اللہ! یہ شخص تیرے اولیاء میں سے ایک ولی کو بُرا کہتا ہے۔ پس یہ مجمع جدا نہ ہونے پائے کہ تو انہیں اپنی قدرت دکھا دے۔ حضرت قیسؓ کہتے ہیں۔ پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے جُدا نہیں ہوئے تھے کہ اس کی سواری اس کو لے کر دھنس گئی اور یہ سر کے بل انہیں پتھروں پر گرا اور اس کا بھیجا پھٹ گیا اور مرگیا۔ (حیاۃ الصحابہؓ صفحہ ۵۵۱ حصہ ششم)

حضرت علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ کے گستاخ کو اونٹ نے چارہ بنالیا

حضرت عامر بن سعدؓ کہتے ہیں کہ حضرت سعدؓ چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی گزرا اور وہ حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کو بُرا کہہ رہا تھا۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ تو ان حضرات کو بُرا کہتا ہے حالانکہ ان کے لئے اللہ پاک کی جانب سے بہت کچھ فضائل آچکے ہیں۔ خُدا کی قسم یا تو تُو ان کی دشنام طرازی سے رُک جا، ورنہ میں اللہ عزوجل سے تیرے لیے بددُعا کروں گا۔ اس نے کہا، یہ مجھے اس طرح ڈرا رہا ہے جیسے کہ یہ نبی ہو۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا، اے میرے اللہ! اگر یہ ان حضرات کو بُرا بھلا کہتا ہے جن کے لیے تیری جانب سے پہلے ہی فضائل و انعامات نازل ہوچکے ہیں تو اسے ایسی سزا دے جو اوروں کے لیے باعث عبرت ہو جائے۔ اتنے میں ایک بُختی اونٹ آیا۔ لوگ اسے دیکھ کر ہٹ گئے اور وہ اسے چارہ کی طرح چاب گیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ حضرت سعدؓ کے پیچھے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے، اے ابو اسحاق! اللہ پاک نے تمہاری دعا قبول کرلی۔ (حیاۃ الصحابہ حصہ ششم صفحہ ۵۵۰)

حضرت حسینؓ کا گستاخ آگ میں جل گیا

حضرت حسینؓ نے اہل خیمہ کی حفاظت کے لیے خیمہ کے ارد گرد خندق کھدوائی تھی جس میں رات کے وقت آگ روشن کی جاتی تھی۔ ایک شخص اس کی طرف اشارہ کرکے بولا، حسینؓ مرنے سے پہلے ہی تم نے آگ قبول کرلی۔ اتنے میں اس کا گھوڑا بھڑکا اور مع سوار خندق کی آگ سے دوچار ہوا، پھر اس میں اس طرح اُلجھا کہ جل بھن کر خاک ہوگیا۔ شہید کربلا قرآن کی روشنی میں صفحہ ۱۲۵، یہ واقعہ میدان کربلا میں پیش آیا۔

حضرت عائشہؓ کے گستاخ کو اسّی دُرّے مارے گئے

ایک شخص نے کوفہ میں حضرت عائشہؓ کو گالی دی تو اس کا مقدمہ موسیٰ بن عیسیٰ عباسی کے سامنے پیش ہوا۔ موسیٰ نے پوچھا کہ کس نے اس آدمی سے ایسی بات سنی ہے؟ تو ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ میں نے سنا ہے تب اس شخص کو اسّی دُرّے مارے گئے اور اس کا سر مونڈنے کے لیے اسے حجام کے سپرد کیا گیا۔

(الشفاء تعریف حقوق المصطفیٰ صفحہ ۲۴۳ جلد دوم)

حضرت حسینؓ کے گستاخ کا سر پاش پاش ہوگیا

مخالف فوج کے ایک شخص ابن جوزہ نے کہا، اے حسینؓ! تجھ سے دوزخ کی بشارت سن لو! حضرت حسینؓ بولے تو جھوٹا ہے بلکہ میں رؤف و رحیم (خدا) کے پاس جا رہا ہوں۔ یہ سن کر وہ چاہتا تھا کہ آپ پر حملہ آور ہو کہ گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور ایک گڑھے میں گر پڑا ابن جوزہ کا پاؤں رکاب میں پھنس گیا اور سر زمین پر آ رہا۔ گھوڑا اسے لے کر بھاگا اور ٹکروں سے سر پاش پاش ہوگیا (شہید کربلا قرآن کی روشنی میں صفحہ ۱۲۴)

حضرت مقداد بن الاسودؓ کے گستاخ کی زبان کاٹ دی

حضرت عمرؓ بن الخطاب کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے عہد کیا تھا کہ وہ عبیداللہ بن عمرؓ کی زبان

کاٹ دیں گے کیونکہ انہوں نے حضرت مقداد بن الاسود صحابی کو برا بھلا کہہ دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ٹھہرو میں اس کی زبان کاٹ دیتا ہوں۔ تاکہ اس کے بعد کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو گالی دینے کی جرأت نہ کرے۔
(الشفاء صفحہ ۳۴۳ جلد دوم)

حضرت عثمانؓ کے دشمن کا جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھا

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز نہ پڑھی اور فرمایا کہ یہ شخص عثمانؓ کا دشمن تھا۔ اس لئے خدا بھی اس کا دشمن ہے۔ (الشفاء صفحہ ۵۵ جلد دوم)
ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ایسا کوئی جنازہ نہیں ہوا، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوں اور جنازہ نہ پڑھا ہو۔ دیکھو راقم کا مضمون تھوڑی دیر اولیاء اللہ کی بستی میں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا جو میرے صحابہ کی توہین کریں۔ ان کا جنازہ نہ پڑھو۔
غنیۃ الطالبین صفحہ ۵ مولفہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

حضرت حسینؓ کے ۷۰ ہزار گستاخ مارے گئے

سنہ ۶۶ھ میں مروان بن عبدالملک اموی کے خلاف مختار بن عبداللہ الثقفی نے خروج کیا اور کوفہ پر قابض ہو کر ۶۶ھ میں ان لوگوں کو چن چن کر تہہ تیغ کیا جنھوں نے حضرت حسینؓ کے خلاف تلوار اٹھائی تھی اور آپؓ کو شہید کیا تھا۔ ابن زیاد عمرو بن سعد شمر وغیرہ سب کو مار دیا۔ کہتے ہیں کہ ستر ہزار ان لوگوں کے سر تن سے جدا کئے۔ جنہوں نے حضرت حسینؓ کو شہید کیا تھا۔ اسی طرح اپنے وقت میں سفاح عباسی نے قتل کرائے۔ (بحوالہ شہید کربلا قرآن کی روشنی میں صفحہ ۱۵۲)

زیاد طاعون میں مبتلا ہو گیا حجاز میں داخل نہ ہو سکا

ابن شوذبؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ کو یہ اطلاع ملی کہ زیاد حجاز ارادہ کر رہا ہے حضرت ابن عمرؓ نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ اس کی حکومت میں رہیں تو کہا اے میرے اللہ! اپنی مخلوق میں سے جس کسی کے لئے تو چاہتا ہے اس سے اسی طرح پر قتل کرا دیتا ہے جس کی وجہ سے فقط کفارہ آتا ہے تو ابن سمیہ (زیاد) کی ایسی موت ہونی چاہیئے جس میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے (خواہ کفارہ بھی دینا پڑے) چنانچہ اس کے انگوٹھا میں طاعون کی گلٹی نکلی اور اس پر ایک جمعہ نہیں گزرا کہ مر گیا (منتخب کنز العمال صفحہ ۲۳۱ وابن عساکر بحوالہ حیاۃ الصحابہؓ صفحہ ۷۹۴ حصہ دہم)

حضرت حسینؓ کا گستاخ موت کا لقمہ بن گیا

کلبی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت حسینؓ پر عیب لگایا اور وہ آدمی پانی پینے جا رہا تھا اور اپنے دونوں جبڑوں کے بیچ میں اس نے پانی رکھا تھا۔ حضرت حسینؓ نے فرمایا، اللہ تجھے سیراب نہ کرے۔ اس آدمی نے پیا اور پانی کے پھندا لگ جانے سے مر گیا۔ (الطبرانی بحوالہ حیاۃ الصحابہؓ حصہ دہم)

حضرت سعدؓ کی توہین کرنیوالے کی زبان کٹ گئی ہاتھ کٹ گیا وہ مر گیا

عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس آیا اور اس نے بطور طنز کہا۔

۱۔ نقاتل حتی ینزل اللہ نصرہ
وسعد بباب القادسیۃ معصم
۲۔ فابنا وقد امت نساء کثیرۃ
ونسوۃ سعد لیس فیھن ایم

۱۔ ہم لڑتے ہیں، یہاں تک کہ اپنی مدد اتارتا ہے۔ اور حضرت سعدؓ قادسیہ کے دروازہ پر بڑے آرام سے ہیں۔
۲۔ ہم اس حالت میں لوٹے کہ ہماری بہت سی عورتیں بیوہ ہو گئیں اور حضرت سعدؓ کی عورتوں میں سے ایک بھی بیوہ نہیں ہوئی۔

حضرت سعدؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا اے میرے خدا اس کی زبان اور اس کے ہاتھ کو مجھ سے جس چیز کے ساتھ تو چاہے روک لے یوم قادسیہ میں اس کے ایک تیر لگا جس سے اس کی زبان کٹ گئی، اور اس کا ہاتھ کٹ گیا، اور وہ مارا گیا۔ (الدلائل صفحہ ۲۰۶)

حضرت علیؓ نے خلافت ابو بکرؓ پر اعتراض کرنیوالوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا

ابو زنادؓ کی طویل روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ کو کہا کہ آپ خلیفہ بنتے۔ ابو بکرؓ کو کیوں خلیفہ بنایا۔ انہوں نے فرمایا اگر تو مسلمان نہ ہوتا تو میں قتل کر دیتا۔ ابو بکرؓ کو خدا نے بڑی نعمتوں سے نوازا ہے
(دیکھو حیاۃ الصحابہؓ صفحہ ۳۴۳ جلد دوم حصہ ششم)

حضرت ابن مسعودؓ کے گستاخ کو حضرت عمرؓ نے مارا

دو روایتوں میں یہ آتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی توہین کی تو انہوں نے اس کو خوب مارا۔
(کنز العمال صفحہ ۵ جلد ۲ حیاۃ الصحابہؓ صفحہ ۳۴۵ جلد ۲)

حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ پر فضیلت دینے والوں کے قتل کا حکم

حضرت علیؓ کو جب یہ اطلاع ملی کہ ابن سبا (جو ایک فرقہ کا بانی بھی ہے) حضرت علیؓ کو ابو بکرؓ و عمرؓ پر فضیلت دیتا ہے تو آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔
(حلیۃ ابو نعیم صفحہ ۲۵۳ جلد ۸ بحوالہ حیاۃ الصحابہؓ صفحہ ۳۴۵ حصہ ششم)

قارئین سے گزارش

طوالت کی وجہ سے مزید واقعات کو چھوڑ دیا جا رہا ہے قارئین سے گزارش ہے کہ عظمت صحابہؓ ان کے واقعات ان کے تعلقات کے بارے میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ کی کتاب حیاۃ الصحابہؓ عربی کا مطالعہ کریں۔ اب اس کا ترجمہ اردو میں حضرت مولانا محمد عثمان صاحب فیض آبادی نے کیا ہے۔ زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھیں۔

نوعمر بچوں اور اسکول کے طالب علموں کیلئے ابتدائی تعلیمات اسلامیہ

از : مولانا احسان اللہ شائق، کراچی

سبق (۶)

سوال۔ سنت کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ دین کی جو بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین سے ثابت ہو اس کو سنت کہتے ہیں۔

سوال۔ بدعت کس کو کہتے ہیں ؟

جواب۔ جو بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین سے ثابت نہ ہو اس کو دین یا ثواب سمجھ کر کیا جائے اس کو بدعت کہتے ہیں۔

سوال۔ عبادت کس کو کہتے ہیں ؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا ان کو کرنا اور جن کاموں سے منع کیا ان سے بچنا عبادت ہے۔

سوال۔ گناہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو گناہ کہا جاتا ہے۔

سوال۔ فرض کفایہ کس کو کہتے ہیں ؟

جواب۔ اس فرض کو جو بعض مسلمانوں کے ادا کرنے سے سب کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہگار ہوتے ہیں۔

سوال۔ فرض عین کس کو کہتے ہیں ؟

جواب۔ جس کو پورا کرنا ہر ایک کے ذمہ لازم اور ضروری ہے۔

سبق (۷)

سوال۔ قیامت کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ پوری دنیا کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ سب کو زندہ کر کے ایک میدان میں جمع فرمائیں گے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے۔ اس دوبارہ زندہ کرنے کو قیامت کہتے ہیں۔ اور اس میدان کو میدان حشر کہتے ہیں۔

سوال۔ جنت کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے اپنے پاس ایک نہایت آرام و راحت والی جگہ بنائی ہے اس کو جنت کہتے ہیں۔

سوال۔ جہنم کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نافرمان اور کافر بندوں کے لئے ایک نہایت تکلیف دہ ٹھکانہ بنایا اس کو جہنم کہتے ہیں۔

سوال۔ پل صراط کس کو کہتے ہیں ؟

جواب۔ جہنم کے اوپر ایک پل ہے جس پر سے ہر شخص کو قیامت کے دن گذرنا ہوگا اس کو پل صراط کہتے ہیں۔

سوال۔ وہ پل کیسے ہوگا ؟

جواب۔ وہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔ مؤمن تیز رفتاری سے گذر جائیں گے۔ اور کافر اور نافرمان بندے جہنم میں گر جائیں گے۔

سوال۔ انسان کے مرنے کے بعد قبر میں کون سے سوالات کئے جائیں گے ؟

جواب۔ انسان کے مرنے کے بعد قبر میں یہ سوالات کئے جائیں گے۔

(۱) تمہارا رب کون ہے ؟

(۲) تمہارا دین کیا ہے ؟

(۳) تمہارا نبی کون ہے ؟

سوال۔ قبر کی زندگی کو کونسی زندگی کہا جاتا ہے ؟

جواب۔ قبر کی زندگی کو عالم برزخ کی زندگی کہا جاتا ہے۔

سبق (۸)

سوال۔ اسلام کے کتنے ارکان ہیں ؟

جواب۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔

توحید۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔

سوال۔ توحید کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ دل سے اللہ کو ایک سمجھنا۔ اور زبان سے اس کا اقرار کرنا۔

سوال۔ نماز کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ نماز ایک خاص طریقہ سے خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال۔ روزہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک نیت کر کے کھانے پینے اور نفسانی خواہشات کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

سوال۔ زکوٰۃ کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ مال کے اس خاص حصے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق فقراء اور مساکین کو دے کر مالک بنا دیا جائے۔

سوال۔ حج کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ ذی الحجہ کے مہینے میں بیت اللہ شریف جا کر چند مخصوص اعمال (طواف۔ سعی۔ وقوف عرفہ۔ حلق۔ رمی وغیرہ) کرنے کو حج کہتے ہیں۔

سوال۔ نماز کس عمر سے پڑھنی چاہئے ؟

جواب۔ جب بچہ سات سال کا ہو جائے اس وقت سے نماز کی عادت ڈالنی چاہئے اور دس سال کی عمر سے پابندی کے ساتھ پڑھے۔

سوال۔ روزہ کس عمر سے رکھنا چاہئے ؟

جواب۔ دس یا بارہ سال کی عمر سے عادت ڈالنی چاہئے اور پندرہ سال کی عمر میں پابندی سے رکھے۔

سوال۔ مسلمانوں کے قبلہ اول کا نام کیا ہے ؟

جواب۔ بیت المقدس۔

سوال۔ مسلمانوں کے قبلہ کا نام کیا ہے ؟

جواب۔ کعبہ شریف۔

سوال۔ رات دن میں انسان پر کتنی نمازیں فرض ہیں ؟

جواب۔ پانچ نمازیں فرض ہیں۔

فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔

سوال۔ واجب نمازیں کون کون سی ہیں؟

جواب۔ وتر اور عیدین کی نمازیں۔

سوال۔ پانچوں نمازوں کی رکعتیں کس طرح ہیں؟

جواب۔ نماز فجر کی چار رکعتیں پہلے دو سنتیں پھر دو فرض۔

نماز ظہر کی بارہ رکعتیں۔ پہلے چار سنت، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں، پھر دو نفل۔

نماز عصر کی آٹھ رکعتیں۔ پہلے چار سنتیں پھر چار فرض۔

نماز مغرب کی سات رکعتیں۔ پہلے تین فرض پھر دو سنتیں پھر دو نفل،

نماز عشاء کی سترہ رکعتیں، پہلے چار سنتیں، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں، پھر دو نفل، پھر تین وتر پھر دو نفل،

سوال۔ کونسی نماز مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے؟

جواب۔ جنازہ کی نماز۔

سوال۔ جنازہ کی نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جب آدمی مر جاتا ہے تو اسے دفن کرنے سے پہلے اس کی مغفرت کے لئے بغیر رکوع اور سجود دعا کے طور پر اس پر نماز پڑھتے ہیں اس کو نماز جنازہ کہتے ہیں۔

سبق (۹)

سوال۔ سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو جائے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

سوال۔ سلام کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب۔ سلام کرنے سے آدمی کو بہت زیادہ ثواب ملتا ہے اور آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

سوال۔ سلام کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو جائے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور ہاتھ سے اشارہ کرنا ٹھیک نہیں البتہ اگر دور ہو تو زبان سے تو سلام ضرور کرے اور ہاتھ سے بھی اشارہ کر دے،

سوال: سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: سلام کا جواب دینا بہت ضروری ہے جواب نہیں دے گا تو گناہ گار ہوگا۔

سوال: کھڑے ہو کر کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ بیٹھ کر کھائیں پئیں۔ کھڑے ہو کر کھانا پینا غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔

سوال: اولاد پر ماں باپ کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کی باتوں کو مانیں اور ان کی نافرمانی نہ کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں اور ان کی ہر طرح کی خدمت کریں اور انہیں کسی قسم کی ایذا نہ پہنچائیں۔

سوال: استاذ کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: استاذ بھی باپ کی طرح ہے اس لئے استاذ کا بہت ادب و احترام کرے اور اس کی باتوں کو مانیں اور اس کے لئے دعائیں کریں۔ اور ان کی خدمت کریں۔

سوال: جھوٹ بولنا کیسا ہے؟

جواب: جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے اس سے آدمی ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔

سوال: ٹی۔ وی۔ وی۔ سی۔ آر۔ وغیرہ دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: یہ گناہ کے کام ہیں نہیں دیکھنے چاہیئے اس سے انسان کی نظر خراب ہو جاتی ہے۔

سوال: گانا سننا کیسا ہے؟

جواب: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانا سننے سے انسان کے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے اس لئے اس سے بچنا چاہیئے۔

سوال: فوٹو کھینچوانا۔ رکھنا۔ دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: بہت گناہ ہے ایسے شخص سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور معاشرے میں اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

سوال: ٹائی باندھنا کیسا ہے؟

جواب: گناہ ہے یہ عیسائیوں کا طریقہ ہے اس سے بچنا چاہیئے۔

سوال: ٹخنے کے نیچے شلوار لٹکانا کیسا ہے؟

جواب: اس سے حدیث میں سختی سے منع کیا گیا ہے یہ متکبرین اور گناہ گاروں کا طریقہ ہے۔

سوال: ستر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جسم کے اس حصے کو ستر کہتے ہیں جس کو دوسرا سے چھپانا شرعاً ضروری قرار دیا گیا۔

سوال: کھیلتے وقت ستر کھولنا کیسا ہے؟

جواب: کھیلتے وقت اور اس کی طرح بغیر ضرورت کے کسی بھی موقع پر ستر کھولنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔

سوال: مردوں کا ستر کہاں تک ہے؟

جواب: ناف سے لے کر زانو تک۔

سوال: کھیلنے کو پیشہ بنانا کیسا ہے؟

جواب: انسان کو اللہ تعالیٰ نے عبادت کے لئے بنایا ہے کھیلنے کیلئے نہیں بنایا لہذا کھیل کود کو مشغلہ بنانا درست نہیں۔ البتہ ورزش کی نیت سے شرعی حدود کا لحاظ کرتے ہوئے کبھی کھیل لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

سوال: عورتوں کا ستر کیا ہے؟

جواب: عورت کیلئے پورا جسم ستر میں داخل ہے۔ صرف چہرہ، ہتھیلیاں اور دونوں قدم ستر میں داخل نہیں ہیں، البتہ بوجہ خوف فتنہ کے ان کو بھی چھپانا ضروری ہے۔

سوال: ناخن کاٹنا کیسا ہے؟

جواب: ناخن کاٹنا سنت ہے۔

سوال: کتنے دنوں کے بعد کاٹنا چاہیئے؟

جواب: ہر ہفتے میں کاٹے یا پندرہ دن کے بعد چالیس دن سے زیادہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

سوال: اسلامی لباس کون سا ہے؟

جواب: آدمی جہاں رہتا ہے وہاں کے علماء صلحاء جو لباس پہنے وہ اسلامی لباس ہے۔

سوال: بچوں کے لئے پان کھانا کیسا ہے؟

جواب: حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح نے فرمایا جب تک ڈاڑھی نہ آئے اس وقت تک تین کاموں سے بہت بچنا چاہیئے۔

(۱) بڑے بال رکھنے سے۔

(۲) بڑے لڑکوں سے میل جول رکھنے سے۔

(۳) پان کھانے سے۔

سبق (۱۰)

چہل حدیث

(۱) تمام اعمال (ثواب میں) کا دارومدار نیت پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔
(۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی مزاج پرسی کرنا، (۳) جنازہ کے ساتھ جانا، (۴) اس کی دعوت قبول کرنا، (۵) چھینک کا جواب الحمد للہ کہنے پر یرحمک اللہ کہہ کر دینا، (بخاری و مسلم)

(۳) اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۴) چغلخور جنت میں نہ جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۵) رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہ جائیگا۔ (بخاری و مسلم)

(۶) ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

(۷) ٹخنوں کا جو حصہ پائجامہ کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۸) مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے مسلمان محفوظ ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۹) مہاجر وہ ہے جو ان تمام چیزوں کو چھوڑ دے جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰) جو شخص نرم عادت سے محفوظ رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱) پہلوان وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲) جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہو کرو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اعمال سے وہ عمل زیادہ محبوب ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۴) اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہوں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۵) تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو زیادہ خلیق ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶) دنیا مسلمان کے لئے قیدخانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷) مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸) مسلمان کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۹) حقیقی غنا دل کا غنا ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۰) دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی اجنبی رہگذر ہے۔ (بخاری شریف)

(۲۱) انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے بغیر تحقیق کے لوگوں سے بیان کرنا شروع کر دے۔ (مسلم از مشکوٰۃ)

(۲۲) آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۳) جو کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب چھپائے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۲۴) وہ شخص کامیاب ہے جو اسلام لایا اور اس کو بقدر کفایت روزی مل گئی، اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ ملا اس پر قناعت دیدی۔ (مسلم)

(۲۵) تصویر بنانے والے قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب میں ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۶) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

(۲۷) کوئی بندہ اس وقت تک پورا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۸) وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اسکی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔ (مسلم)

(۲۹) میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۳۰) آپس میں قطع تعلق نہ کرو۔ اور ایک دوسرے کے درپے نہ رہو۔ اور آپس میں بغض نہ رکھو اور حسد نہ کرو۔ اے اللہ کے بندو سب بھائی بھائی ہو کر رہو۔ (بخاری)

(۳۱) اسلام ان تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے جو اسلام سے پہلے کئے تھے۔ اور ہجرت اور حج ان تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے جو ان سے پہلے کئے تھے۔ (مسلم از مشکوٰۃ)

(۳۲) کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور کسی کو بے گناہ قتل کرنا۔ اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری و مسلم از مشکوٰۃ)

(۳۳) جو شخص کسی مسلمان کو دنیوی مصیبت سے چھڑائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی مصیبت سے چھڑائے گا اور جو کسی مفلس غریب پر معاملہ میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں لگا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگا رہے گا۔ (مسلم از مشکوٰۃ)

(۳۴) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو قوی ہے۔ (مسلم)

(۳۵) ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

(۳۶) صاف ستھرا رہنا۔ آدھا ایمان ہے۔ (مسلم)

(۳۷) نماز میں اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈالدے گا۔ (مسلم)

(۳۸) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔ (مسلم)

(۳۹) قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔ (مسلم)

(۴۰) جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ (مسلم)

(۴۱) سارے اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (مسلم)

اللّٰھم صل وسلم علی حبیبک خیر الخلائق افضل البشر محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سبق (۱۱)
نماز پڑھنے کا طریقہ

جب آدمی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ پاک صاف کپڑا پہنے۔ پھر وضو کرکے کسی پاک جگہ پر قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اس طرح دونوں پاؤں کی تمام انگلیاں قبلہ کی طرف سیدھی ہو جائیں۔ پھر نماز کی نیت (مثلاً نیت کرتا ہوں فجر کی دو رکعت فرض پڑھ رہا ہوں) کرے پھر تکبیر (اللہ اکبر) کہتے ہوئے۔ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے۔ اس طرح کہ انگلیاں کھلی رہیں۔ اور ہتھیلیاں قبلہ رو ہوں پھر دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ بایاں ہاتھ نیچے رہے اس

کے اوپر دائیں ہاتھ رہے داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے بائیں ہاتھ کی کلائی پر حلقہ بنالیں۔ اور باقی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں پھر ثناء (سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک) پڑھیں۔ پھر تعوذ (اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم) پڑھے۔ پھر تسمیہ (بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم) پڑھیں۔ پھر سورہ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھیں۔ پھر کوئی سورت جو آسان معلوم ہو پڑھیں اس کے بعد تکبیر (اللّٰہ اکبر) کہتے ہوئے رکوع میں جائے اس طرح کہ سر اور کمر بالکل برابر رہے اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑے اور رکوع میں تین یا پانچ مرتبہ سبحان ربی العظیم پڑھے۔ پھر تسمیع (سمع اللّٰہ لمن حمدہ) کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر تحمید (ربنا لک الحمد) پڑھے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے اس طرح کہ جاتے ہوئے جھکے نہیں بلکہ سیدھے گھٹنے ٹیک دے۔ دونوں ہاتھوں کو زمین پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی رہیں۔ اور دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک اور پیشانی رکھیں اور سجدے کی حالت میں پیٹ کو ران سے جدا رکھیں۔ اور سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں پھر تکبیر کہتے ہوئے سیدھا بیٹھ جائے پھر تکبیر کہتے ہوئے دوبارہ سجدے میں جائے اور تین یا پانچ مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے۔ پھر سیدھا کھڑا ہو کر تسمیہ کے بعد سورت فاتحہ پڑھے پھر کوئی سورت ملائے۔ پھر رکوع اور سجدے پہلی رکعت کی طرح کرے۔ جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے فارغ ہو جائے تو بچھا ہو کر اس طرح بیٹھے۔ کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے۔ اور دائیں پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں پھر تشہد (التحیات للّٰہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ) پڑھے۔

اشھد ان لا الٰہ پر پہنچتے ہی مٹھی باندھے اس طرح کہ چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرے انگوٹھا اور بیچ والی انگلی سے حلقہ بنائے پھر شہادت کی انگلی کو ذرا اوپر اٹھا کر اشارہ کرے اس طرح کہ لا الٰہ پر اوپر اٹھائیں اور الا اللّٰہ پر انگلی نیچے کی طرف جھکا دے۔ اور آخر تک مٹھی بند رکھے۔ پھر درود شریف (اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید) پڑھے پھر دعا (اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً وانہ لا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم) پڑھے۔ پھر سلام (السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ) کہہ کر دائیں طرف منہ پھیرے پھر السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کہہ کر بائیں طرف منہ پھیرے۔ اس طرح دو رکعتیں مکمل ہو جائیں گی۔ اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو دوسری رکعت کے بعد بیٹھ کر صرف تشہد پڑھے پھر تکبیر کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر ایک یا دو رکعت پہلے کی طرح مکمل کرے۔ البتہ فرض نماز ہو تو تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد کوئی سورت نہیں ملائیں گے، پھر آخر میں بیٹھ کر تشہد اور درود شریف پڑھ کر دعا پڑھے۔ پھر سلام پھیر دے۔ اس کے بعد دعا پڑھے۔

اللّٰھم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یاذا الجلال والاکرام۔

اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد۔ اور جو دعا بھی مناسب معلوم ہو مانگیں۔

سبق (۱۲) مسنون دعائیں

رات کو سونے سے پہلے یہ دعا پڑھے

اللّٰھم باسمک اموت واحیا۔

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

الحمد للّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعاء

اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث

بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے

غفرانک الحمد للّٰہ الذی اذھب عنی الاذیٰ وعافانی۔

صبح کو یہ دعاء پڑھے

اللّٰھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک المصیر۔

شام کو یہ دعاء پڑھے

اللّٰھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور۔

وضوء شروع کرتے وقت یہ پڑھے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

وضوء کے درمیان میں یہ دعاء پڑھے

اللّٰھم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی۔

وضوء سے فارغ ہونے کے بعد آسمان کی طرف نظر کرکے یہ دعاء پڑھے

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔

مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعاء پڑھے

بسم اللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک

مسجد سے نکلتے وقت یہ دعاء پڑھے

بچوں کی دعا

از: ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی

عقیل: امی جب آپ نماز کے بعد دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتی ہیں تو مجھ کو بڑا اچھا لگتا ہے۔ آپ مجھے بھی دعا مانگنا سکھا دیجئے۔ امی: بیٹے تم کو تو تمہارے ابو نے بہت سی اچھی دعا یاد کرائی تھی کیا تم بھول گئے؟ عقیل: نہیں امی بھولوں گا کیسے مجھے یاد ہے۔ سن لیجئے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اے اللہ ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کی آگ سے بچا لے اور اس کے آگے اور پیچھے درود شریف بھی پڑھتا ہوں۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ امی: شاباش بیٹے شاباش بس یہی دعا پڑھا کرو۔ اس دعا میں تو سب کچھ ہے۔ دنیا و آخرت کی بھلائی کے علاوہ آدمی کیا مانگے گا جو کچھ بھی مانگے گا یا وہ دنیا کی بھلائی ہوگی یا آخرت کی بھلائی ہوگی اور تم نے دونوں جگہ کی بھلائیاں مانگ لیں۔ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو ایسی دعا سکھائی۔ عقیل: امی یہ دعا تو بڑی جلدی ختم ہو جاتی ہے۔ آپ تو بڑی دیر تک دعا مانگتی ہیں اور کبھی کبھی تو آپ رونے بھی لگتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں بھی دیر تک دعا مانگوں اور میں بھی رو رو کر دعا مانگوں۔ امی: بیٹے ابھی تو تم چھوٹے ہو تمہارے لئے چھوٹی سی دعا ہی اچھی ہے۔ اگر تم دیر تک دعا مانگنا چاہتے ہو تو ان دعا

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ۔ اللھم انی اسئلک من فضلک۔

جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے

الحمد للہ الذی کسانی ورزقنی من غیر حول منی ولا قوۃ۔

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے

الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی۔

جب نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اللھم أھلہ علینا بالیمن والایمان والسلامۃ والاسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربی وربک اللہ۔

کسی کی عیادت کرنے کیلئے جائے تو یہ دعا پڑھے

لا بأس طھور ان شاء اللہ۔

جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ دعا پڑھے

سبحٰن الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین ٥ وانا الی ربنا لمنقلبون ٥

جب قبرستان میں جائے تو یہ دعا پڑھے

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر۔ اللھم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

اللھم انی اسئلک خیر المولج والمخرج بسم اللہ ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا۔

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے

بسم اللہ توکلت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اللھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی۔

کھانا شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے

بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ۔

اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھے

بسم اللہ اولہ وآخرہ۔

کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین۔

کسی کے ہاں دعوت کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے

اللھم اطعم من اطعمنا واسق من سقانا۔

دودھ پی کر یہ دعا پڑھے

اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ۔

افطار کے وقت یہ دعا پڑھے

اللھم لک صمت وبک امنت وعلیک توکلت وعلی رزقک افطرت۔

افطار کے بعد یہ دعا پڑھے

ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ۔

جب مجلس سے اٹھے تو یہ دعا پڑھے

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اللھم انت حسنت خلقی فحسن خلقی۔

کو بار بار کہتے جاؤ۔ میرے بیٹے ابھی تم رونے کی کوشش کرو بڑے ہو جاؤ تو رو رو کے دعا کرنا عقیل: نہیں امی میں رو رو کے دعا مانگوں گا، دیکھئے جب منا کسی چیز کے لئے رونے لگتا ہے تو اس کی امی فوراً وہ چیز اس کو دے دیتی ہیں، تو جب میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تو اللہ تعالیٰ میری دعا فوراً سن لیں گے۔ آپ تو بہت اچھی امی ہیں میرے ابو بھی بہت اچھے ابو ہیں، آپ مجھ کو ایسی دعا سکھا دیجئے جس سے میں آپ دونوں کے لئے دعا کیا کروں۔

امی: اچھا بیٹے لو ایک چھوٹی سی دعا یاد کر لو۔ ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب ۞

اے ہمارے رب جب قیامت کے روز حساب ہو تو مجھ کو بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش دے اور تمام ایمان والوں کو بھی بخش دے عقیل: امی یہ تو بہت ہی اچھی دعا ہے۔ بس مجھے جلدی سے یاد کروا دیجئے

امی: لو یاد کر لو (چار پانچ بار ماں نے بیٹے سے کہلوایا بس دعا یاد ہو گئی) عقیل: لیجئے سنئے اب مجھے دعا یاد ہو گئی، ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب ۞ اے ہمارے رب قیامت کے روز جب حساب ہو تو مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش دے اور تمام ایمان والوں کو بھی بخش دے۔

امی: شاباش بیٹے شاباش بس ہاتھ پھیلا کر پہلے درود شریف پڑھا کرنا پھر دونوں دعائیں اور پھر درود شریف پڑھ کر منہ پہ ہاتھ پھیر لیا کرنا۔ ان شاء اللہ درود شریف کا دوسرا حصہ بھی کسی روز یاد کرا دوں گی، دیر تک دعا کرنے کا جی چاہے تو دعاؤں کو کئی کئی بار پڑھو۔ عقیل: بہت اچھا میں بار بار پڑھوں گا تبھی تو رونا آئے گا پھر جب اللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ میرا ننھا سا بندہ رو رو کر مانگ رہا ہے تو ضرور دیں گے۔ اور اب میں جا رہا ہوں یہ دعا منا کو بھی یاد کرا دوں گا۔ امی: بہت بہتر بیٹے جاؤ دونوں کو بھی ضرور سکھاؤ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو شیطان مردود سے محفوظ رکھے (عقیل بھاگ کر منا کے پاس پہنچا اور اسے جا کر صحن کے پارک میں لایا اور یہ دعا یاد کرائی۔ منا نے بڑے شوق سے دعا یاد کی اور جب یاد کر چکا تو اس نے بتایا کہ اس کی امی نے بھی رات اس کو ایک دعا یاد کرائی تھی اور عقیل کے

کہنے پر اس کو یوں سنایا)

میرے مولا تو بڑا غفار ہے
میرے آقا تو بڑا ستار ہے
جب قیامت میں کرے سب کا حساب
اپنی رحمت سے تو کر آساں حساب
بخشا محبوب جب ہے آپ کو
بخش دیجئے پھر میرے ماں باپ کو
سب مسلمانوں کو مولا بخش دے
تائبوں کے سب گنہ تو بخش دے
جب گنہ مجھ سے ہوا اے مولا کبھی
توبہ کرنے کی مجھے توفیق دے
یاالٰہی یاالٰہی یا الٰہ
بس کرم کر بخش دے میرے گناہ
بھیج تو پیارے محمدؐ پر سلام
رحمت ان کی آل پہ بھی کر مدام

(عقیل نے یہ دعا بھی یاد کر لی اور طے کیا کہ دعا میں یہ دعائیہ اشعار بھی پڑھا کرے گا۔

ارتدادی اڈے کو نذر آتش کرنیوالوں کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پانچ مرتبہ برکت کی دعا

ادارہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ھ میں حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کا سریہ "ذوالخلصہ" کو منہدم کرنے کے لیے روانہ فرمایا۔ ذی الخلصہ خا معجمہ، لام اور صاد مہملہ تینوں کے فتحہ کے ساتھ، اس کے بعد تائے تانیث۔ یہ ایک مکان تھا جس میں قبیلہ خثعم اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ، کی قوم بنو بجیلہ کا بت نصب تھا۔ یہ مکان کعبہ شریف کی عداوت کی بنا پر تعمیر کیا گیا تھا تاکہ لوگوں کی توجہ کعبہ مشرفہ سے ہٹا کر ذوالخلصہ کی طرف پھیر دی جائے۔ وہ لوگ اس کو "کعبہ یمانیہ" کا نام دیتے تھے۔ اور مکہ مکرمہ کے کعبہ شریف کو "کعبہ شامیہ" کہتے تھے۔

زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں وہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حجۃ الوداع سے مدینہ طیبہ واپسی کے بعد ہوا۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تقریباً دو مہینے پہلے کا واقعہ ہے۔ آخر زرقانی کے اس قول کے مطابق حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی روانگی محرم ۱۱ھ میں ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کی معیت میں روانہ فرمایا۔ جن میں حضرت ابوارطاۃؓ بھی شامل تھے۔ ان حضرات نے اس نام نہاد کعبہ کو توڑ پھوڑ کر نذر آتش کر دیا اور جو کفار وہاں موجود تھے انہیں تہہ تیغ کر ڈالا۔ اور حضرت ابوارطاۃؓ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ خوشخبری دے کر بھیجا۔ انہوں نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم نے اس کو خارشتی اونٹ جیسا کر کے چھوڑا۔ (ما ترکناھا الا کانھا جمل اجرب)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اطلاع سے بے حد مسرت ہوئی اور آپؐ نے احمس کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔ بعد ازاں حضرت جریر رضی اللہ عنہ اپنے رفقاء سمیت مراجعت فرماتے مدینہ ہوئے ابھی راستہ ہی میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ملی۔

عہد نبوت کے ماہ و سال۔

حضرت مولانا مفتی

احمد الرحمٰن رحمہ اللہ

خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہٗ

جمعرات ۲۰ رجب ۱۴۱۱ھ کو صبح سات بجے کے قریب اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو دل سہم سا گیا کہ اس وقت آنے والا ٹیلی فون عموماً کوئی خوشگوار خبر لے کر نہیں آتا۔ ڈرتے ڈرتے ریسیور اٹھایا تو دوسری طرف ایک انجانی سی آواز نے ایک ایسی ناگہانی اور اندوہناک خبر سنائی کہ اس پر یقین کرنا مشکل ہوگیا۔ خبر یہ تھی کہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی عمر بمشکل باون ترپن سال کی ہوگی، اور آج ہی دوپہر ہمارے دارالعلوم تشریف لاکر برادر محترم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم سے نہ صرف مل کر، بلکہ دیر تک وفاق المدارس کے بارے میں اہم مشورے کر کے گئے تھے، پوری طرح صحت مند، چاق و چوبند اور کسی بھی طرح کی بیماری سے کوسوں دور۔

ٹیلی فون پر جن صاحب نے یہ ناگہانی خبر سنائی تھی، ان سے راقم الحروف واقف نہ تھا۔ اس لئے دل کو [illegible] کہ شاید کسی نے یہ بے بنیاد خبر ازراہ شرارت کی ہو، اگرچہ لہجے میں کسی شرارت کے بجائے دردمندی کا اسلوب نمایاں تھا جس سے ماتھا تو ٹھنک گیا لیکن خبر پر یقین کرنے کو بھی دل نہ مانا۔ اس کے بعد میں نے بنوری ٹاؤن کے مدرسے اور دوسری متعلقہ جگہوں پر خبر کی تصدیق کے لئے فون کئے تو سارے فون مشغول ملے اور اس سے خبر کی مزید تائید ہوتی گئی۔ بالآخر نماز فجر کے بعد متعدد ذرائع سے گفتگو کر کے یقین ہوگیا کہ خبر درست تھی، اور مفتی صاحب واقعۃً ہم سے اچانک بچھڑ گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے مشہور عالم و عارف حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمبلپوری قدس سرہٗ کے فرزند ارجمند تھے اور شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری صاحب قدس سرہٗ کے داماد۔ اس طرح نسب اور مصاہرت دونوں جہتوں سے ان کو بڑی عظیم نسبتیں حاصل تھیں۔ ان کے والد ماجد (حضرت مولانا عبدالرحمٰن کیمبلپوری) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ کے اجل خلفاء میں سے تھے اور حضرت کے خلفاء میں آپ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ نے آپ کو بیعت سے پہلے ہی خلافت عطا فرمادی تھی۔

مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض سے نوازا، اور اس کے بعد مولانا سید محمد یوسف بنوری صاحب قدس سرہٗ سے تلمذ اور استفادے کی دولت عطا فرمائی۔ حضرت بنوری صاحب قدس سرہٗ کی مسلسل صحبت حاصل ہوئی، یہاں تک کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا عقد بھی ان کے ساتھ کر دیا۔

آپ نے حضرت بنوری قدس سرہٗ سے علم حدیث میں استفادہ کے علاوہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہم العالی سے افتاء کی تربیت حاصل کی۔ حضرت مولانا بنوری صاحب قدس سرہٗ کی حیات طیبہ کے دوران انہوں نے عموماً گمنامی کی زندگی گزاری، لیکن حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جب مدرسے کے انتظام و اہتمام کی تمام تر ذمہ داریاں ان کے کندھے پر آگئیں تو انہوں نے اپنی زندگی مدرسے اور اس کے متعلقہ امور کے علاوہ دین کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دی تھی۔

حضرت بنوری قدس سرہٗ کے علمی و عملی مقام بلند کی وجہ سے ان کے قائم کردہ مدرسے کو اپنے تعلیمی معیار اور وقار کے لحاظ سے دینی مدارس میں ایک امتیاز حاصل تھا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد اس اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنا آسان نہ تھا، لیکن مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی متواتر جد و جہد اور انتھک محنت سے مدرسے کو اسی معیار پر قائم رکھنے کی پوری کوشش فرمائی اور جامع مسجد بنوری ٹاؤن کے علاوہ شہر کے متعدد دوسرے مقامات پر بھی مدرسے کی ایسی شاخیں قائم فرمائیں جو خود مستقل مدارس کی حیثیت رکھتی ہیں۔

مدرسے کی خدمات کے علاوہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے اجتماعی امور میں بھی گہری دلچسپی لیتے تھے۔ اور ان کی فعال زندگی دین کے مختلف شعبوں میں گوناگوں خدمات کے لئے وقف ہوگئی تھی۔

آپ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نائب صدر بھی تھے، اور "سواد اعظم اہل سنت پاکستان" کے ناظم اعلیٰ بھی اور اب حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی قدس سرہٗ کی وفات کے بعد "وفاق المدارس العربیہ" کے ناظم اعلیٰ کی ذمہ داریاں بھی انہی کے کندھوں پر آگئی تھیں۔ ان میں سے ہر کام ایسا ہے جو ہمہ وقتی توجہات اور مصروفیات کا طالب ہے لیکن مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی متحرک شخصیت ان تمام ذمہ داریوں کو حسن و خوبی کے ساتھ نبھا رہی تھی۔ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ان کو ملک اور بیرون ملک طویل سفر بھی پیش آتے اور اس طرح ان کی خدمات کا دائرہ نہ صرف برصغیر بلکہ افریقہ اور یورپ کے علاقوں تک پھیل گیا۔

مولانا (رحمۃ اللہ علیہ) ایک متواضع، سادہ اور شگفتہ شخصیت کے حامل تھے۔ ان کے دل میں دین کا درد اور

اس کے لئے غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنی غیرتِ ایمانی کی بدولت انہوں نے اپنی ذات کے لئے خطرات مول لئے لیکن جس موقف کو وہ درست سمجھتے تھے، اس سے پیچھے نہیں ہٹے، اپنی غیرتِ دینی کے زیرِ اثر انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں، دشمنیاں بھی مول لیں لیکن کوئی لالچ یا خوف انہیں اپنے راستے سے نہ ڈگمگا سکا۔

قحط الرجال کے اس دور میں جب خدمتِ دین کے ہر شعبے میں مناسب رجالِ کار کا فقدان ایک خوفناک سا مسئلہ بن چکا ہے، وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بیک وقت بہت سے محاذ سنبھالے ہوئے تھے اور جب کبھی ملتِ اسلامیہ کے مسائل میں کسی اجتماعی کام کی ضرورت پیش آتی تو مولانا ان حضرات میں سے تھے جن کی طرف پُرامید نگاہیں سب سے پہلے اٹھتی ہیں۔ ان کی عمر، صحت، قویٰ اور چاق و چوبند وجود دیکھ کر بھی کسی ایسے اندیشے کا شائبہ نظر نہیں آتا تھا کہ وہ اتنی جلدی داغِ مفارقت دے جائیں گے لیکن قدرت کے فیصلے ہمارے قیاسات، تخمینوں اور خواہشات سے ماوراء ہیں؛ اس دنیا میں ہر شخص اپنی زندگی کے گنے ہوئے سانس لے کر آیا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس میں کمی یا اضافہ نہیں کر سکتی۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا، مفتی صاحب جب بدھ ۱۷ رجب ۱۴۱۱ھ کی دوپہر کو برادرِ معظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم سے ملاقات کے لئے دارالعلوم تشریف لائے تو کسی کے واہمے میں بھی نہ آسکتا تھا کہ ان کی زندگی کے صرف بارہ، تیرہ گھنٹے باقی رہ گئے ہیں، پھر یہاں سے واپس جاکر بھی وہ اپنی معمول کی زندگی میں مصروف رہے، یہاں تک کہ رات کے وقت مدرسہ بنوریہ میں مشکوٰۃ شریف کے ختم کی تقریب میں شرکت فرمائی اور وہاں سے ساڑھے نو بجے رات کو اپنے مکان پر تشریف لائے، اس وقت بھی کسی کو دور دور اندازہ نہ تھا کہ اب یہ صرف چند گھنٹوں کے مہمان ہیں۔

لیکن رات کو بارہ بجے کے بعد سینے میں درد اور اس کے ساتھ کھانسی کا دورہ شروع ہوا جو ایک دو گھنٹے ہی کے اندر شدت اختیار کر گیا۔ رات کو ۳ بجے کے بعد انہیں ایمبولینس کے ذریعہ امراضِ قلب کے ہسپتال لے جایا گیا، لیکن!

علاجِ درد سے کچھ اور درد بڑھ ہی گیا۔

وہاں پہنچ کر درد و کرب کی شدت میں کمی کے بجائے اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ معلوم ہوا کہ معالج حضرات نے اپنی فنی مہارت کے تمام راستے اختیار کر لیے اور اپنی طرف سے کسی تدبیر میں کوئی کمی نہیں کی، لیکن!

داعیا دواء والموت کل طبیب۔

مولانا کی منزل قریب آچکی تھی، مقدر کے سانسوں کی تعداد پوری ہو رہی تھی، جس کے بعد کوئی ڈاکٹر، کوئی حکیم، کوئی سائنس اور کوئی ہنر کام نہیں دیتا۔ کچھ دیر موت و حیات کی کشمکش میں رہنے کے بعد بالآخر وقتِ موعود آپہنچا اور مولانا ایک ہی جست میں اپنے وطنِ اصلی تک پہنچ گئے۔

صبح نمازِ فجر کے بعد مولانا کی وفات کی خبر شہر کے تمام علمی و دینی حلقوں میں پھیل گئی، دارالعلوم اور دوسرے بہت سے مدارس میں اسباق بند کر کے علماء و طلبہ ایصالِ ثواب میں مصروف ہو گئے، احقر بھی اساتذہ دارالعلوم کے ہمراہ جب مولانا کے گھر پہنچا تو اسی کمرے میں جہاں کبھی حضرت مولانا بنوری صاحب قدس سرہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا کرتا تھا، مولانا کی نعش رکھی ہوئی تھی، چہرے پر واضح تبسم تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ایک طویل اور پُرمشقت سفر کے بعد کوئی مسافر منزل پر پہنچ کر آسودہ ہو گیا ہو۔

وہی مدرسہ جو ان کی بھاگ دوڑ اور فکر و عمل کا محور تھا، آج اس کے درو دیوار سوگ میں نظر آتے تھے۔

شام کو عصر کے وقت نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے دوبارہ حاضری ہوئی، مسجد اور مدرسے کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جہاں آدمی نہ ہوں۔ ہزارہا افراد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ مولانا (رحمۃ اللہ علیہ) کے بڑے بھائی جناب مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے جو وفات کی خبر سن کر راولپنڈی سے یہاں تک پہنچے تھے۔ نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اطرافِ ملک سے بعض دوسرے علماء بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے کراچی پہنچے تھے۔ وہ بھی نماز میں شریک ہوئے۔

اور اس طرح ایک متحرک اور فعال وجود جو کل تک علمی اور دینی حلقوں کا ایک جزءِ لازم معلوم ہوتا تھا، دیکھتے ہی قافلے سے الگ ہو گیا۔

اس قسم کے مناظر روز آنکھوں کے سامنے سے گزرتے ہیں مگر انہیں دیکھ کر بہت کم لوگ ہیں جو عبرت حاصل کرتے ہوں اور یہ سوچ سکتے ہوں کہ یہ واقعہ صرف دوسروں کے ساتھ نہیں، اپنے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے۔

ولم ندران حزنا من الموت حصة
کم العمر باق والمدی مطاول

مولانا (رحمۃ اللہ علیہ) کے اہلِ خانہ، اہلِ مدرسہ اور تمام دینی حلقوں سے تعزیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مفتی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کو اپنی مغفرت اور رضائے کاملہ سے نوازیں، انہیں جنت الفردوس میں مقاماتِ عالیہ عطا فرمائیں، ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشیں اور مدرسے کے انتظام و انصرام کے لئے غیب سے ایسی صورت پیدا فرمائیں جو مدرسے کی ظاہری و باطنی ترقیات کا ذریعہ ہو۔ آمین۔

مولانا (رحمۃ اللہ علیہ) کے ایک صاحبزادے امسال دورہ حدیث سے فارغ ہو رہے ہیں۔ دوسرے صاحبزادے درجہ خامسہ میں ہیں۔ تیسرے ان سے بھی کمسن ہیں اور شاید درجہ حفظ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی دولت سے مالا مال فرمائیں اور اپنے آباؤ اجداد کے حقیقی ورثے کا حامل بننے اور ان کے آثارِ حسنہ کی پیروی کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

قارئین سے بھی ایصالِ ثواب اور مذکورہ بالا دعاؤں کی درخواست ہے۔

سبی بلوچستان میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سبی کے زیرِ اہتمام ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس نماز عشاء کے بعد شروع ہوئی اور رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی

مجلس سبی کے رہنما حاجی میر محبت خان مارورتی نے کی کانفرنس سے عالمی مجلس کے مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی مجلس سبی کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری انوار الحق حقانی مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی صوبائی شوریٰ کے رکن مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی مجلس سبی کے ناظم اعلیٰ مولانا عطاء اللہ اور مولانا عبدالعزیز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ امت محمدیہ چودہ سو سال سے اس عقیدہ پر متفق چلی آرہی ہے۔ اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے خلیفہ اول بلا فصل سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں بارہ سو صحابہ کرام نے جام شہادت نوش کیا اس عقیدہ کے تحفظ کے اولین بانی حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں جس نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اور مسیلمہ کذاب اور اس کے ۲۵ ہزار پیروکاروں کو جہنم رسید کیا اور عقیدہ ختم نبوت کو برقرار رکھا۔ مقررین نے کہا جب بھی کسی اسلامی مملکت میں کسی بدبخت نے حضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو فوراً حکومت اسلامی اور مسلم عوام نے اس کو اور اس کے ماننے والوں کو نیست و نابود کیا لیکن برصغیر میں مرزا غلام قادیانی نے انگریز کے اشارے پر نبوت کا دعویٰ کیا لیکن روز اول ہی سے علماء کرام اور برصغیر کے مسلمانوں نے فتنہ قادیانیت کے خلاف عظیم جدوجہد کی۔ لیکن انگریز نے جو برصغیر میں حکمران تھا۔ مرزا غلام قادیانی کی مکمل سرپرستی کی اور فرنگی سامراج نے اس کے ماننے والوں کو انعامات اور جاگیروں سے نوازا۔ اس لئے یہ فتنہ برصغیر میں برقرار رہا لیکن خدا کے فضل و کرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پورے پاکستان میں اور پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پاکستان میں عظیم الشان ختم نبوت کی تحریک ۱۹۵۳ء میں چلی جس میں دس ہزار مسلمانوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جام شہادت نوش کیا۔ اس کے بعد ۱۹۷۴ء میں فیصلہ کن تحریک شروع ہوئی جس کی بدولت قادیانیوں کو قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا لیکن صد افسوس کہ جان بوجھ کر قانون سازی نہیں کی گئی اور ۱۹۸۴ء مارشل لاء

باقی صفحہ ۲۷ پر

تین ایسے گناہ جن کی معافی نہ ہوگی اور بڑا عذاب ہوگا

ان میں سے ایک اعتقادی، ایک لسانی اور ایک فعلی جرم ہے۔

انسان سے عموماً گناہ ہو جاتا ہے جس کی مغفرت اور بخشش کی امید خدائے کریم سے رکھی جا سکتی ہے۔ مگر چند ایسے جرم ہیں جن کی بخشش سے تو در کنار ان کے کرنے والے کو مجرم قرار دیا گیا ہے۔

پہلا جرم اعتقادی ہے

زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرنے اور کبھی کبھی اسلامی ارکان کو ادا کرنے کے باوجود دل میں کفر کا عقیدہ رکھنا جسے منافق کہا جاتا ہے۔ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر زور شفاعت پر بھی ان کو نہ بخشنے کا اعلان فرمایا۔

ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم (توبہ ۸۰)

ترجمہ:۔ "اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش کی دعا مانگیں گے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔"

دوسرا جرم لسانی ہے

یعنی اپنے مطلب کو پورا کرنے کے لیے زبان سے کوئی بات کہہ ڈالی مگر اس کو پورا نہ کیا بلکہ اپنا مطلب نکال لیا۔ یہ بھی بڑا جرم ہے اور بڑے عذاب کا باعث ہے ارشاد فرمایا یا ایھا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون ۝ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون ۝ (الصف ۲،۳)

ترجمہ: اے ایمان والو وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بڑے عذاب کا سبب ہے کہ تم منہ سے وہ بات کہو جسے نہ کرو۔"

تنبیہ

اسلام سے پہلے کافر لوگ اپنی سوتیلی والدہ کو باپ کے مرنے کے بعد بیوی بنا لیتے تھے۔ قرآن کریم نے اس سے روکتے ہوئے فرمایا۔ ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الا ما قد سلف ۝ انہ کان فاحشۃ و مقتا وساء سبیلا ۝ (النساء آیت ۲۲) ترجمہ:۔ اور نکاح نہ کرو ان عورتوں کے ساتھ جن سے نکاح کیا تمہارے باپوں نے مگر وہ جو اسلام سے پہلے گزر چکا ہے بے شک یہ کام بے حیائی اور عذاب کا ہے اور بُرا راستہ ہے اس آیت میں سوتیلی والدہ کو بیوی بنانے کو عذاب کا سبب بتایا۔ مگر کہنا کچھ اور کرنا اس کے خلاف۔ اس کو اس سے بھی بڑے عذاب کا سبب بتایا۔

تیسرا جرم فعلی ہے

یعنی ایک آدمی نے ایسا گناہ کیا جس کا علم کسی کو نہیں یا چند آدمیوں کو ہے مگر وہ اس گناہ کو علی الاعلان بیان کرتا ہے اس کی بخشش بھی نہ ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل امتی معافیٰ الا المجاھرون۔ ترجمہ:۔ میری امت کے سارے گناہ معاف ہوں گے۔ مگر مجاہر کو معاف نہ کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا مطلب پوچھا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس سے مراد وہ آدمی ہے جس نے رات کو گناہ کیا جس کا کسی کو پتہ نہ تھا پھر صبح لوگوں سے وہ گناہ بیان کر دیا حالانکہ ان کو پتہ نہ تھا۔ (ترجمہ الحدیث)

یعنی ایسے گنہگار کو جو لوگوں کے سامنے اپنے گناہ کا اعلان کرتا ہے اس کو معاف نہ کیا جائے گا۔ اسے تو چاہیے تھا کہ وہ اس گناہ کو پوشیدہ رکھتا مگر وہ گناہ کر کے اس پر دلیر اور عذاب سے بے فکر ہو گیا اس لیے اس کی بخشش نہ ہو گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے اور دوسرے گناہوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

از

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ اٹک

لٹوکا کے چند مرزائیوں کو بدبو اور جھوٹ کی کھجلی

افادات مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب :۔ محمد حنیف سیکرٹری مناظرہ کمیٹی فجی مسلم لیگ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت فجی کے مسلمانوں کی دعوت پر ۱۹۶۸ء میں تشریف لے گئے وہاں مرزائیوں نے حضرت مولانا کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا جس کا سائیکلوسٹائل کرکے ایک پمفلٹ کی صورت میں جواب دیا گیا ریکارڈ پر لانے کے لئے ہم اسے ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بعض ایسی بیماریاں ہیں جو ایک انسان سے دوسرے انسان تک اور ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہو جاتی ہیں۔ ہمیں ڈاکٹروں کے اس نظریئے کی تصدیق ہو گئی جب کہ ہم نے لٹوکا کے چند مرزائیوں محمد حنیف و شاہ محمد صاحبان کی طرف سے ۲۹/۱۱/۶۸ کا شائع شدہ انگریزی زبان میں ایک صفحہ کا اشتہار پڑھا۔ یہ اشتہار کیا ہے افترا پردازی اور بہتان طرازی کا مجموعہ ہے۔ شاید ان لوگوں کو یہ صفات وراثت میں ملی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشتہار شائع کرنے والوں کو اپنے "پنجابی نبی" کی کھجلی اور پیشاب کی بدبو سے حصہ ملا ہے۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے۔

"کئی کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔"

(تذکرہ ص ۴۷۷، ۴۸۰ و ضمیمہ براہین پنجم ص ۲۰۱)

مرزائیوں کی روحانی ماں نے روایت بیان کی ہے۔

"چنانچہ حضرت صاحب کو بھی ان دنوں میں خارش رکھنی ناقابل تکلیف ہو گئی تھی۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۵۷)

مرزائیوں کے ہاتھ کی کھجلی کا ثبوت ان کا اشتہار ہے اور اس اشتہار میں جھوٹ کی بدبو ان کے "نبی صاحب" کے پیشاب کی سنڈاس کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔

پہلا جھوٹ

اشتہار میں لکھا ہے :۔

مورخہ ۴ اکتوبر کو جناب حاجی محمد حنیف صاحب اور

جناب شاہ محمد صاحب کے مکان پر ڈنر پارٹی میں احرار پارٹی اور ختم نبوت پاکستان کے مولانا لال حسین اختر صاحب جن کے ساتھ مسٹر محمد شمیم ایم اے بی ایس سی ماسٹر ایم ٹی خان اور مسٹر نور الحسین تھے۔

یہ قطعاً جھوٹ ہے کہ ان حضرات کو ڈنر پارٹی کیلئے بلایا گیا تھا۔ اگر یہ ڈنر پارٹی تھی تو بتایا جائے کہ ان حضرات کو پارٹی میں دعوت دینے کے لئے مرزائیوں میں سے کون آیا تھا؟ یا انہیں کس مرزائی نے بذریعہ تحریر مدعو کیا تھا؟ صحیح بات یہ ہے کہ مرزائیوں میں سے نہ کسی نے تحریر بھیجی نہ کسی نے حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر یا ان کے ساتھیوں میں سے کسی کو "ڈنر پارٹی" کا نام لے کر مدعو کیا۔ تو اس اجتماع کا نام "ڈنر پارٹی" رکھ کر ان مرزائیوں نے افترا کیوں کیا؟ اور جھوٹ کیوں بولا؟

حقیقت یہ ہے کہ جناب محمد حنیف صاحب کے مکان پر حضرت مولانا کو مرزائیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کا کذب سمجھانے کے لئے بلانے والے محمد حنیف صاحب کے داماد ہمارے مخلص اور نیک دل مسلمان بھائی جناب نور الحسین صاحب تھے وہاں کھانے کا انتظام انہوں نے اور ہماری محترمہ دینی مسلمان بہن نور الحسین صاحب کی بیگم صاحبہ نے کیا تھا چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں :-

"۱۳ اکتوبر کو میرے خسر جناب محمد حنیف صاحب کے مکان پر حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر اور ان کے ساتھیوں کے کھانے کا انتظام میں نے اور میری بیگم صاحبہ نے کیا تھا۔

دستخط نور الحسین۔

ہم ان اشتہار دینے والے مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ لوگوں نے فجی بھر میں مشہور کر رکھا ہے کہ مولانا لال حسین صاحب اختر ہمارے مسیح موعود کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنی ہر تقریر میں ہمارے نبی کی توہین کرتے ہیں تو بقول خود اپنے نبی کو گالیاں دینے والے اور اس کی صریحاً توہین کرنے والے کو ڈنر پارٹی دے کر آپ نے کس غیرت کا ثبوت دیا؟ کیا آپ کی شریعت میں نبی کو گالیاں دینے والے کو ڈنر پارٹی دینا کسی ایماندار کا کام ہو سکتا ہے؟ سنئے اور سمجھئے! آپ کے قادیانی نبی ان کے خلیفے ان کے بیٹے اور ان کے مبلغ ان مسلمانوں کو جنہوں نے ان کے مسیح موعود کی بیعت نہیں کی اور اسے اس کے دعاوی میں سچا نہیں سمجھتے کافر قرار دیا ہے لیکن مرزائیوں کے کافر قرار دئے ہوئے ان مسلمانوں میں دنیا بھر میں کوئی ایسا بے غیرت اور بے حیا مسلمان نہیں ہے گا کہ اسے یقینی علم ہو کر فلاں مخالف اسلام نعوذ باللہ من ذالک حضور محسن کائنات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے تو مسلمان اس بدبخت توہین کرنے والے کو ڈنر پارٹی دے کوئی مسلمان ایسا بے غیرت اور بے حیا نہیں ہو سکتا۔ لیکن آپ صاحبان کا عجیب مذہب ہے کہ بقول خود مولانا لال حسین صاحب اختر کو "قادیانی مدعی نبوت" کو گالیاں دینے والا بھی تسلیم کرتے ہیں اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو ڈنر پارٹی دے کر اس کی عزت افزائی بھی کرتے ہیں۔ یہ قادیانی مذہب کی نیرنگیاں ہیں۔

دوسرا جھوٹ

متذکرہ بالا مرزائیوں نے اپنے اشتہار میں دوسرا بہ بولد جھوٹ یہ لکھا ہے کہ اپنے "قادیانی نبی" کو "حضرت احمد" لکھ کر کذب بیانی کی انتہا کر دی گئی حالانکہ اس کو بچپن میں "دسندھی" کہا جاتا تھا اور جو اپنا نام "غلام احمد قادیانی" بتاتا ہے اور کشفی طور پر غلام احمد قادیانی اپنی بعثت کا زمانہ متعین کرتا ہے (ازالہ اوہام ص ۶۷) "دسندھی" نام کیلئے مرزائیوں کی روحانی ماں کی روایت ہے :-

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیارپور کی رہنے والی تھی۔ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نا قل فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ کئی دفعہ ایمہ گئے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ :-

وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں

باقی آئندہ

بقیہ : سبی بلوچستان کانفرنس

کے دوران ایک بار پھر تحفظ ختم نبوت کی تحریک شروع ہوئی جس کی بدولت ۱۹۸۴ء میں اینٹی قادیانی آرڈی نینس جاری ہوا جس سے ڈرتے ہوئے قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر راتوں رات لندن فرار ہو گیا اور قادیانیوں کو پاکستان میں بے یار و مددگار چھوڑ کر بھاگ گیا اور جھوٹے شیطانی الہام سے تسلیاں دے کر نام نہاد خلافت کو سہارا دینے کی ناکام کوشش میں مصروف ہے۔ انشاء اللہ ایسا وقت آنے والا ہے کہ صفحہ ہستی سے قادیانیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ تلاش بسیار کے باوجود کوئی قادیانی نہیں ملے گا۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان جاپان میں پاکستان کے سفیر منصور قادیانی کو فوراً سفارت کاری سے ہٹا دے۔ کلیدی سول اور فوج میں اسامیوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے مقررین نے کہا کہ پچھلے سال بھی تربت میں ذکریوں کے مصنوعی حج پر پابندی لگانے کے لئے عظیم الشان تحریک چلی تھی جس میں سینکڑوں کی تعداد میں مسلمانوں نے گرفتاریاں دیں لہٰذا اب صوبائی حکومت فوراً کوہ مراد تربت میں ذکریوں کے نام نہاد مصنوعی حج پر پابندی لگا دی جائے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری صوبائی حکومت پر عائد ہو گی۔ کانفرنس میں مجلس کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات رابطہ محمد انور خان منہ وخیل اور مجلس لورالائی کے ناظم حاجی خواجہ محمد اشرف نے خاص طور پر کانفرنس میں شرکت کی کانفرنس کے اختتام پر مجلس کے مرکزی نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے دعا کی گئی اور عالم اسلام کی سلامتی کے لئے خاص طور پر دعا کی گئی۔

بقیہ : کسب حرام کی مذمت

کو خاص طور سے شریک کیا اور جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو اس نے کہا کہ میں ان لوگوں کی بددعا سے محفوظ ہو گیا کیونکہ حرام روزی ان کے پیٹ میں داخل ہو گئی۔ اب ذرا اس کے ساتھ ہمارے زمانہ کی حلال روزی پر بھی ایک نگاہ ڈالی جائے جہاں ہر وقت سود ملک کے جواز کی کوششیں جاری ہوں۔ ملازمین رشوت کو اور تاجر دھوکہ دینے کو بہتر سمجھتے ہوں۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم تھوڑا کمائیں مگر حلال طریقوں سے اور اسی پر قناعت کریں اور حرام طریقوں کے ذریعہ بہت کمانے سے بچیں۔ اور ہماری تجارتوں میں جس قدر طریقے ناجائز کمانے کے ہوں ان کو فوراً بند کر دیں اور آئندہ کے لئے حرام کمائی سے پختہ توبہ کریں اور توبہ سے پہلے جو حرام کما لیا ہے یہ سب واپس کر دیں۔ اگر واپس نہ ہو سکے تو اس کے وبال جان سے بچنے کے لئے ایسے تمام مال کو اپنے حلال مال سے جدا کر کے غرباء پر تقسیم کر دیں ورنہ یاد رکھئے کہ یہ مالداری کی عزت مرنے کے بعد سخت ذلت اور مصیبت کا باعث بنے گی اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو اور تمام مسلمانوں کو کسب حرام سے محفوظ رکھے توبہ کی توفیق دے اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما کر ہم پر رحم و کرم فرمائے۔ آمین۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
—— الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)
پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۱۱۶۷۱

اکاؤنٹ نمبر ۶۷۲ الائیڈ بنک
بنوری ٹاؤن برانچ